بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اسلام اور قادیانیت

## عقائد کی روشنی میں


مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

بانی و مہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ



ناشر

تحریک تحفظ ختم نبوت بہار

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

مقام وپوسٹ، مدھوبنی، وایا پرتاپ گنج، ضلع سپول بہار (الھند)



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ



| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | اسلام اور قادیانیت عقائد کی روشنی میں |
| مصنف | : | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| سن اشاعت | : | بموقع سہ روزہ تربیتی کیمپ وتحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۱۹/۲۰/۲۱/نومبر ۲۰۰۸ء |
| دوسرا ایڈیشن | : | بموقع ۷واں مسابقۃ القرآن الکریم و تعلیمی بیداری کنونشن منعقدہ ۲۴/۲۵ فروری ۲۰۱۲ء |
| قیمت | : | ۲۵/روپے |
| ناشر | : | جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ، مدھوبنی، سپول (بہار) |
| طباعت منیجر | : | شاہد عبداللہ (09873629832) |
| پرنٹنگ | : | زیڈ کمپیوٹر حضرت نظام الدین نئی دہلی۔(09810845366) |
| کمپوزنگ | : | محمد ارشد عالم ندوی |

﴿ملنے کے پتے﴾

☆ مرکزی دفتر امام قاسم اسلامک ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ انڈیا

این۔۹۳، سکنڈ فلور، سیلنگ کلب روڈ، لین نمبر۲، بٹلہ ہاؤس جامعہ نگر نئی دہلی۔۲۵

# عرض ناشر

قادیانی بھولے بھالے کم پڑھے مسلمانوں کو تحریص وترغیب کے ذریعہ قادیانیت کے جال میں پھنساتے رہے ہیں۔ دو تین سال قبل بہار کے ضلع سپول میں بعض سرکاری افسر کی شہ پر بہت سے مسلمان قادیانی کی گود میں چلے گئے تھے؟ مگر ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی وایہ پرتاپ گنج ضلع سپول بہار'' نے اس فتنہ کی نزاکت کو پوری طرح محسوس کیا اور بروقت فیصلہ لیا کہ نہ صرف ضلع سپول اور ملے ہوئے ملک نیپال سے قادیانیت کا خاتمہ کرنا ہے، بلکہ تحریر وتقریر اور محاضرات کے ذریعہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے افراد سازی بھی کرنی ہے اور علماء کی جماعت کو اس کام کے لیے بیدار بھی کرنا ہے، اسی مقصد سے ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' میں ''تحریک تحفظ ختم نبوت بہار'' کا ۲۰۰۸ء میں قیام عمل میں آیا۔ جس کی سرپرستی مذکورہ ادارے کے بانی ومہتمم حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب خلیفہ ومجاز خطیب الاسلام عارف باللہ حضرت مولانا سالم قاسمی دامت برکاتہ مہتمم دارالعلوم دیوبند (وقف) فرمارہے ہیں۔ اساتذہ اور ماہر علماء کی جماعت اس کام پر متعین ہے، جو ہمہ دم تحریر وتقریر کے ذریعہ عوام وخواص کے عقیدے کی درستگی اور فرقہ ضالہ مرتدہ قادیانی کی بیہودہ حرکتوں سے لوگوں کو باخبر کررہے ہیں۔ یہ رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، ہمیں اللہ رب العزت سے امید ہے کہ انشاء اللہ یہ کتاب قادیانیت کے خدوخال اور اس کے اصلی چہرہ کو پہچاننے میں کافی وشافی ہوگی۔ ما ارید الا الاصلاح وماتوفیقی الا باللہ۔

شاہد عبداللہ

تحریک تحفظ ختم نبوت بہار



# پیش لفظ

**الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً امابعد!**

پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپؐ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ قرآن پاک کی ایک سو سے زائد آیات اور تقریباً دوسو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور رسول ہیں اس بات پر پختہ ایمان ''عقیدہ ختم نبوت'' کہلاتا ہے۔

مذہب اسلام کے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد یہود ونصاریٰ نے سب سے پہلے جو سازش رچی اس کا اہم ہدف ''عقیدہ ختم نبوت'' ہی تھا۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جن پانچ افراد نے دعویٰ نبوت کا علم بغاوت بلند کیا تھا ان کے یہود ونصاریٰ سے گہرے مراسم تھے، مگر خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس فتنہ کو بروقت بھانپ لیا اور اس کی سرکوبی کیلئے کمربستہ ہوگئے۔

اسی وقت اصحاب رسولؐ نے اس بات پر اجماع کرلیا کہ ''عقیدہ ختم نبوت'' کا تحفظ کیا جائے اور نبوت کا جو بھی دعویٰ کرے اسے بلا تامل وتردد کافر قرار دیا جائے اور ایسے لوگوں کے خلاف جہاد فرض ہے۔

اس کے بعد مدینہ منورہ سے گیارہ لشکر ان مدعیان نبوت کی سرکوبی کیلئے خلیفہ اسلام سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے حکم پر میدان میں کود پڑے اور ایک سال کے اندر ان کی کوشش سے اس فتنہ کا قلعہ قمع ہوا، مدعیان نبوت توبہ وانابت کے ذریعہ دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے۔

اسلام اور مسلمان کے اس اہم و بنیادی عقیدہ پر یہود ونصاریٰ اور حکمراں جماعت کی شہہ پر برسر عام اس فتنہ کا ظہور ہوتا رہتا ہے، مگر ہر دور میں تحفظ ختم نبوت کیلئے عاشقان نبی سینہ سپر ہوکر اس فریضہ کو انجام دیتے رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ دشمنان اسلام دنیا کے کسی خطہ میں منہ دکھانے اور سراٹھا کر زندگی بسر کرنے سے آج تک قاصر ہیں اور چور، اچکوں کی طرح بھاگے بھاگے پھر رہے ہیں، جہاں بھی جاتے ہیں ذلت ورسوائی ان کا استقبال کرتی ہے۔

۲۰۰۸ء میں قادیانیوں نے شمالی بہار کے پسماندہ علاقوں میں شب خوں مارنے کی کوشش کی تھی، لیکن ناموس رسالت کے علمبردار حضرت مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی خلیفہ ومجاز خطیب الاسلام حضرت اقدس مولانا محمد سالم قاسمی دامت الطافہم العالیہ، بانی ومہتمم ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ سپول، بہار'' کی دلیرانہ ومخلصانہ کوشش کے سبب ان کی دال نہیں گلی۔ مفتی صاحب نے بروقت ان کی ایسی گرفت کی کہ عقیدہ ختم نبوت کے دشمن وہاں سے جلد ہی بوریا بستر سمیٹ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ رسالہ دراصل مفتی صاحب کی اسی تحریک کا ایک حصہ ہے جو اس وقت کثیر تعداد میں شائع کرواکر مفت تقسیم کیا گیا تھا۔ اب رسالہ کی افادیت کے پیش نظر کچھ ترمیم واضافہ کے ساتھ اسے دوبارہ شائع کیا جارہا ہے

ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب قاسمی

(سب ایڈیٹر روزنامہ انقلاب دہلی)

۲۰/جنوری ۲۰۱۲ء



# حرف واقعی

چند برس قبل شمالی بہار کے مختلف علاقوں میں قادیانی مبلغین کی سرگرمیاں عروج پر تھیں اس کی وجہ یہ تھی کہ شریف عالم نامی شخص سپول ضلع کا ڈی ایم تھا جو نہ صرف اپنے تمام اہل وعیال سمیت قادیانی ہے، بلکہ بہار، جھارکھنڈ اور نیپال کے قادیانیوں کا امیر بھی ہے، اس وقت یہ علم ہوا کہ قادیانیوں کا رسوخ اعلیٰ سطح پر بھی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ شریف عالم جب اپنے عہدے کی چمک دمک اور نقرئی سکوں کی کھنک کے ذریعہ کمزور دل اور ناسمجھ وناخواندہ مسلمانوں کے ایمان وعقیدے پر شب خون مارنے لگا تو ایمانی حمیت اور دینی جذبہ کے تحت راقم الحروف نے ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کے اساتذہ، معاونین اور مخلصین کے ساتھ قادیانیوں کی شرانگیز مہم کا تعاقب کیا۔ ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کے ''تحریک تحفظ ختم نبوت بہار'' نے پوری فعالیت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے گاؤں گاؤں کا دورہ کرکے مسلمانوں کو قادیانیوں کی حقیقت اور ان کے مقاصد سے روبرو کیا۔

قادیانی کی شرانگیز مہم کا قلع قمع کرنے کے لئے عوامی سطح پر بھی جدوجہد کی اور سیاسی اور صحافتی سطح پر بھی بیداری لانے کی کوشش کی گئی۔ اس وقت جامعہ کے دو اعلیٰ سطحی وفود نے وزیر اعلیٰ بہار نتیش کمار سے ملاقات کرکے قادیانی ضلع مجسٹریٹ کی غیر آئینی کارستانیوں سے واقف کرایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وزیر اعلیٰ نے اس کا تبادلہ پٹنہ کے شعبہ حیوانات میں کردیا۔ الحمدللہ ہماری کوشش سے قادیانی مبلغین کے جو اثرات مسلمانوں میں پھیل گئے تھے اور بہت سوں نے جو گمرہی کی راہ بھی اختیار کرلی تھی انہیں تائب کرکے راہ راست پر لایا گیا اور ان کے ذہنوں کی تطہیر کی گئی، نیز اسلام مخالف مہمات کی سرکوبی کے لئے علمی ومعروضی اعتبار سے علماء کو تیار کیا گیا، خدا کا شکر ہے کہ ہماری اس فکر کو دارالعلوم دیوبند نے جولانی عطا کی اور ہم اس لائق ہوئے کہ دارالعلوم دیوبند اور جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے اشتراک سے سہ روزہ تربیتی کیمپ وتحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

اسی موقع پر باطل نظریات کو علمی سطح پر مات دینے کے لئے موٹی موٹی باتیں کتابچوں اور پمفلیٹ کی شکل میں مسلمانوں کے سامنے پیش کی گئیں اور اسی نظریہ کے تحت یہ رسالہ بھی شائع ہوا تھا۔ اگر اس

رسالہ کے ایک جملہ نے بھی کسی فرد کو متاثر کیا یا ضلالت کی راہ پر جانے سے روکنے میں کامیاب ہوا تو میں سمجھوں گا کہ میری محنت وصول ہوگئی۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس کو نفع بخش بنائے۔ آمین

تحفظ ختم نبوت کے لئے نمایاں خدمات انجام دینے والے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے ہیں: ”جو لوگ تحریک ختم نبوت میں جہاں تہاں شہید ہوئے، ان کے خون کا جوابدہ میں ہوں، وہ عشق رسالت میں مارے گئے، اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ان میں جذبہ شہادت میں نے پھونکا“ کہا جاتا ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کی تحریک کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کیلئے امت میں بیداری ہوئی اور امت ہندیہ پورے جوش و جذبہ کے ساتھ میدان میں کود پڑی۔ جب کچھ تعلیم یافتہ لوگوں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اس تحریک کی خاطر شہید ہو رہے ہیں تو انہوں نے اپنے آپ کو اس تحریک سے علیحدہ کر کے یہ ثابت کرنا چاہا کہ جو لوگ مارے گئے یا مارے جا رہے ہیں ہم اس کے ذمہ دار نہیں، تب پھر حضرت نے اپنی تقریر میں کہا ”جو لوگ ان کے خون سے دامن بچانا چاہتے ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ میں حشر کے دن بھی ان کے خون کا ذمہ دار ہوں گا، کیونکہ ختم نبوت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی سات ہزار حفاظ قرآن کریم کو تحفظ ختم نبوت کی خاطر شہید کروا دیئے تھے اور غیر حافظوں کی تعداد اس سے تقریباً دوگنی ہوگی۔ (بحوالہ تحریک ختم نبوت، آغا شورش کاشمیری)

میں اس موقع پر ”جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ“ کے ممتاز اساتذہ اور راشٹریہ سہارا کے سینئر سب ایڈیٹر مولانا عبدالقادر شمس قاسمی کا بیحد ممنون و مشکور ہوں جن کے بہتر مشورے اور علمی تعاون سے یہ کتابچہ منظر عام پر آیا۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

پہلے ایڈیشن کے ختم ہوجانے کے سبب دوسرا ایڈیشن ۱/۲ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۴، ۲۵/ فروری ۲۰۱۲ء بموقع مسابقۃ القرآن الکریم و تعلیمی بیداری کنونشن کچھ اضافہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ اللہ پاک ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے۔ (آمین)

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

بانی و مہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ — ۲۱/ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ
مدھوبنی، وایا پرتاپ گنج، ضلع سپول (بہار) — مطابق ۱۴/ فروری ۲۰۱۲ء



# چند باتیں

بسم الله الرحمن الرحيم

اسلام کو ہر عہد میں باطل قوتوں کا سامنا رہا ہے اور فرقۂ باطلہ کی یہ ہر آن کوشش رہی ہے کہ اسلام کی روشن روایات اور حق و انصاف کے جملہ اصولوں پر خاک ڈالی جائے، اسلامی شخصیات کو متہم کر کے انہیں بدنام کیا جائے، فرقہ قادیانی بھی انہی باطل قوتوں کا آلۂ کار ہے جو اسلام کے نام سے ہی مسلمانوں کو بہکانے اور ان کے عقیدے پر شب خون مارنے کی مہم میں مصروف ہے۔ برصغیر ہندو پاک سمیت عالم اسلام کے ممتاز علماء، فقہاء اور مفتیان کرام نے جب قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا تو قادیانیوں نے اپنی ناپاک مہم کا رخ غریب و ناخواندہ مسلمانوں کی بستیوں کی طرف کر دیا اور وہ اس مہم میں مال و زر اور جملہ وسائل سے لیس ہو کر اپنے مشن کو انجام دینے میں مسلسل مصروف ہیں، تشویش ناک بات یہ ہے کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اس کے اثرات روز بروز پھیلتے جا رہے ہیں۔ اتر پردیش اور شمالی بہار کے وہ علاقے جو ہندو نیپال کی سرحد سے متصل ہیں وہاں قادیانی مبلغین زور و شور سے مسلمانوں کو بہکا رہے ہیں۔

قادیانی مبلغین کے بڑھتے قدم کو روکنے، قادیانیت کی حقیقت سے عام مسلمانوں کو واقف کرانے اور فتنہ قادیانیت کے سد باب کے لیے بندہ ناچیز کو رب کائنات نے یہ شرف بخشا۔ اس وقت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ ضلع سپول بہار کے بانی و مہتمم مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کی سرکردگی میں یہ اہم کام انجام دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے اپنے اساتذہ اور دینی کارکنان کے تعاون سے نہ صرف پورنیہ اور کوسی کمشنری کے مختلف مواضعات کا دورہ کر کے عام مسلمانوں کو قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کیا ہے، بلکہ قادیانیت سے متاثر لوگوں کی اصلاح اور انہیں تائب کرانے کی بھی کوشش کی ہے، نیز حکومتی سطح پر بھی اس شرانگیزی

کے خاتمہ کے لیے وہ جدو جہد کرتے رہے۔ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی اس عہد کے ان جواں سال علماء میں ہیں جن کے اندر اسلامی حمیت کا امنڈتا ہوا سیلاب ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ موصوف کا ایک خاص وصف یہ ہے کہ وہ اکابر علماء سے مشورے کے لئے رجوع ہوتے رہتے ہیں اور ان کے اندر غیر معمولی فعالیت اور حسن کارکردگی کے جواہر پارے موجود ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ جس کام کا منصوبہ بناتے ہیں اسے انجام تک پہنچانے کے لئے پوری قوت کا استعمال کرتے ہیں۔ موصوف نے دارالعلوم دیوبند کے تعاون سے علماء کا تربیتی کیمپ اور تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کر کے اپنی فعالیت اور بیدار مغزی کا ثبوت پیش کیا ہے اور اس موقع پر مختلف کتابیں اور پمفلیٹ شائع کر کے ایک اہم فریضہ کو انجام دیا ہے۔ زیر نظر رسالہ اسی سلسلہ کی اہم کڑی ہے، امید کہ مفتی عثمانی مدظلہ کے دیگر رسالوں کی طرح یہ رسالہ بھی عوام کے لئے مفید و کارآمد اور تحفظ ختم نبوت کے لیے کام کرنے والے مبلغین کے لیے چراغ راہ کا کام کرے گا۔ وما توفیقی الا باللہ

**عبدالقادر شمس قاسمی**

سینئر سب ایڈیٹر عالمی سہارا نئی دہلی

۱۰ر نومبر ۲۰۰۸ء



# چند باتیں

ہر دور میں اسلام کے خلاف طوفان برپا ہوئے اور اسے نقصان پہنچانے کی طرح طرح کی تدبیریں کی گئیں۔ تقریباً ایک صدی قبل ہندوستان میں قادیانیوں نے سر اٹھایا اور مسلمانوں کے عقیدے کو تار تار کرنے کا منصوبے بنایا اور سادہ لوح مسلمانوں کو بہت ہی خاموشی اور چابکدستی سے بہکانا شروع کیا چونکہ قادیانی مبلغین بھی ایسا لباس اختیار کر لیتے ہیں کہ دیہات کے سادہ لوح لوگ ان میں اور علماء میں فرق نہیں کر پاتے اور ان کے فریب میں آجاتے ہیں، ایسے وقت میں علماء کے لئے بڑا نازک مرحلہ ہوتا ہے کہ وہ کس طرح سیدھے سادے عوام کی رہنمائی کریں۔

ادھر کچھ دنوں سے قادیانیوں نے شمالی بہار کے کچھ علاقوں کو اپنے لئے بہت ہی محفوظ پناہ گاہ سمجھتے ہوئے ان علاقوں میں اپنے مذموم عقیدے کی اشاعت کی مہم تیز کر دی ہے، ان کا نشانہ خاص طور سے کوسی کمشنری کا ضلع سپول ہے۔ جہاں سے وقتاً فوقتاً اس بات کے قوی شواہد ملتے رہے ہیں کہ قادیانیوں نے اپنی ناپاک مہم کو چلانے کے لئے اس علاقہ کو منتخب کیا ہے۔ لہذا ضروری تھا کہ اس مذموم اور ملحدانہ و مرتدانہ فتنہ انگیزیوں سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے۔

جواں سال عالم دین مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی بانی و مہتمم ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایمانی حمیت کے پیش نظر اس بڑے چیلنج کو قبول کیا اور اپنے جامعہ کے اساتذہ اور دینی حمیت رکھنے والے دیگر اشخاص کی مدد سے اس علاقہ کے لوگوں کو قادیانیوں کے ملحدانہ عقائد سے روشناس کرایا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ یہاں علماء اور ائمہ مساجد کی ایک ایسی ٹیم تیار کر دی جائے جو پورے علاقہ کے مسلمانوں کو قادیانیت کے عقائد اور نظریات سے آگاہ کرے اور جو لوگ انکے فریب میں آچکے ہیں ان کو تائب کرایا جائے۔ چنانچہ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی دارالعلوم دیوبند کے زیر نگرانی اور ''جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ'' کے

زیر اہتمام 2008 میں نہ صرف ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا تھا بلکہ تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے جامعہ میں ایک اجلاس عام بھی منعقد کیا تھا۔ موقع کی مناسبت کے پیش نظر اس قسم کے پمفلیٹ، پوسٹر اور کتابچے شائع کر کے لوگوں میں تقسیم کئے گئے جو فرقہ قادیانیت کے چہرے سے نقاب اتار نے میں مدو معاون ہوں۔ زیر نظر کتابچہ اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ امید کہ یہ کتابچہ قادیانیت کی صحیح شناخت کے لئے کار آمد ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کی مقبولیت اور افادیت کو عام فرمائے

**واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراطِ المستقیم**

رضوان الحق قاسمی

۱۴ر نومبر ۲۰۰۸ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

اما بعد :- بہت سے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ مرزائی اور قادیانی مذہب اسلام سے کوئی علیحدہ مذہب نہیں، بلکہ مذہب اسلام ہی کی ایک شاخ ہے اور دیگر اسلامی فرقوں کی طرح یہ بھی ایک اسلامی فرقہ ہے۔

ان لوگوں کی یہ غلط فہمی سراسر اصول اسلام سے لاعلمی اور بے خبری پر مبنی ہے۔ یہ مسلمانوں کی جہالت کی انتہا ہے کہ اسے اسلام اور کفر میں فرق نہ معلوم ہوا۔ جاننا چاہیے کہ ہر ملت اور مذہب کے کچھ اصول اور عقائد ہوتے ہیں جن کی بناء پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے ممتاز سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح اسلام کے بھی کچھ بنیادی اصول اور عقائد ہیں کہ ان اصول اور عقائد کے اندر رہ کر جو اختلاف ہو وہ فروعی اختلاف ہے۔ اور جو اختلاف ان مسلمہ اصول اور عقائد کی حدود سے نکل کر ہو وہ اصولی اختلاف کہلاتا ہے۔ اور اس اختلاف سے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد سمجھا جاتا ہے۔

اسلام اور مرزائیت (قادیانیت) کا اختلاف اصولی اختلاف ہے۔ مرزائی مذہب کے اصول اور عقائد مذہب اسلام کے اصول اور عقائد کے بالکل مباین اور مخالف ہیں۔

مرزائیوں کے نزدیک بھی اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے۔ فروعی نہیں۔ چنانچہ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ میں مکتوب ہے کہ ”یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان میں کوئی فروعی اختلاف ہے۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے، ہمارے مخالف حضرات مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا، قرآن مجید میں تو لکھا ہے ”لا نفرق بین أحد من رسلہ“ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ (نہج المصلی، مجموعہ فتویٰ احمدیہ صفحہ 274)

## مسلمانوں کا عقیدہ

**عقیدہ** 1: اسلام کے عقیدے میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء ورسل کے ختم کرنے والے اور آخر الانبیاء ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت ورسالت عطا نہیں کیا جا سکتا۔ اب نبوت ورسالت مطلقاً مسدود ہے۔ مدعی نبوت ورسالت کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

"ماکان محمد أبا أحد من رجالكم، ولكن رسول الله وخاتم النبيين" (احزاب:22 رکوع:5)

ترجمہ:- محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے آخری نبی ہیں۔ (نوٹ) یہ آیت صریح نص ہے اس بات پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں سے آخر اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہ کیا جائے گا، یہ منصب منقطع ہو چکا ہے۔

"قل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا"۔ (اعراف)

(فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں)

"وما أرسلنك إلا كافة للناس بشيرا ونذيرا"۔

(ہم نے تم کو تمام دنیا کے انسانوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے)

(نوٹ) یہ دونوں آیتیں صاف اعلان کر رہی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بغیر استثناء تمام انسانوں کی طرف رسولؐ ہو کر تشریف لائے ہیں، جیسا کہ خود حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے: ''انا رسول من أدرك حياً ومن يولد بعدی"

(میں ان لوگوں کا بھی رسول ہوں، جنھوں نے مجھے اپنی زندگی میں، اور ان کا بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے) (کنز العمال وخصائص کبریٰ صفحہ 188، جلد2)

پس ان آیتوں سے واضح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ قیامت تک آپ صلی اللہ



علیہ وسلم ہی صاحب الزماں رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

"عن أبی أمامة الباهلی عن النبی صلی الله علیه وسلم أنا آخر الأنبياء وانتم آخر الأمم (ابن ماجہ صفحہ 307)

(میں تمام انبیاء کرام کے آخر میں ہوں، اور تم تمام امتوں میں آخری امت ہو)

(نوٹ) اس حدیث میں کس وضاحت سے حضورؐ نے اعلان فرمایا ہے کہ میں سب سے آخری نبی ہوں میرے بعد کسی کو منصب بنوت نہیں ملے گا اور تم آخری امت ہو تمہارے بعد کوئی اور امت نہ ہوگی۔ پس سلسلۂ منصب نبوت ختم ہو گیا۔

## قادیانیوں کا عقیدہ

**عقیدہ** 1: قادیانیوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نئے نبی ہو سکتے ہیں۔ اور آپ کے بعد بھی منصب نبوت ملتا رہے گا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی انبیاء سابقین کی طرح منصب نبوت ورسالت کا مدعی اس کی نبوت کے منکر کافر ہیں ہرگز مسلمان نہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے 1880ء میں دعویٰ الہام شائع کیا اس کے بعد 28 سال زندہ رہے۔ (حقیقۃ النبوۃ، صفحہ 49) 1891ء میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اس کے بعد 17 سال چند ماہ زندہ رہے۔ (حقیقۃ النبوۃ صفحہ 51)

مرزا کا 1900ء سے پہلے صرف محدث ہونے کا دعویٰ تھا۔ اور مرزا صاحب لکھتے ہیں محدثیت انواع نبوت سے ایک نوع ہے۔ محدثیت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نبوۃ کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ (توضیح مرام صفحہ 19,18,17، 1890ء) محدث کا حمل نبی پر جائز ہے، یعنی کہہ سکتے ہیں: ''المحدث نبی'' (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 338، 1893ء) الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔

(انجام آتھم صفحہ 62، 1896ء) 1900ء اور اس کے بعد مرزا صاحب نے بڑے زور وشور سے صریح طور پر نبوت کا دعویٰ کیا اور لکھا: ''انا ارسلنا احمد الی قومه فاعرضوا وقالوا کذاب اشر'' (اربعین نمبر3، صفحہ 40، 1900ء وضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 33) ترجمہ: مرزا صاحب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی کہ ہم نے احمد مرزا کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے پس قوم نے اعتراض کیا اور کہا بڑا جھوٹا بڑا اشریر ہے۔

میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ 1901ء)

سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء صفحہ 11)

**مسلمانوں کا عقیدہ** 2: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر وحی نبوت نازل نہیں ہوسکتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی وحی نبوت کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

"ماكان محمد أبا أحدمن رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين"۔

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے آخری نبی ہیں)

(نوٹ) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ورسالت کا دروازہ مسدود ہے تو لامحالہ وحی نبوت ورسالت کا بھی دروازہ بند ہے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کسی پر وحی نبوت تو ہو اور وہ نبی نہ ہو۔

والذين يومنون بما أنزل اليك ومآ أنزل من قبلك وبالآخرة هم يوقنون. أولئك على هدى من ربهم وأولئك هم المفلحون"

(جو ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپ نازل کی گئی اور دن آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ خدا کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)

(نوٹ) قرآن شریف میں سیکڑوں جگہ اس قسم کی آیتیں ہیں جن میں بس پہلے نبیوں کی وحی نبوت پر ایمان لانے کا حکم ہے، لیکن حضورؐ کے بعد کی وحی نبوت کا کہیں ذکر بھی نہیں۔ اگر حضور صلی



اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی وحی نبوت نازل ہوتی تو اس پر ایمان لائے بغیر ہدایت اور فلاح ممکن نہیں۔ لہٰذا حصول فلاح اور ہدایت کے لیے وحی مابعد پر ایمان لانے کا بھی ذکر ضروری تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ کے بعد وحی نبوت نہیں۔

**قادیانیوں کا عقیدہ** 2: مرزائی اور مرزا غلام احمد صاحب معتقد ہیں کہ مرزا صاحب موصوف پر وحی نبوت بارش کی طرح اترتی تھی کبھی عربی میں کبھی اردو میں کبھی ہندی میں کبھی فارسی میں کبھی انگریزی میں کبھی عبرانی میں اور کبھی ایسی زبان میں جو سمجھ میں نہ آوے۔

"قل يايها الناس انى رسول الله اليكم جميعا" (البشریٰ، صفحہ 56، جلد 2)

(کہہ دے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں)

"قل انما انا بشرمثلكم يوحى الى انما الهكم اله واحد"

(ان کو کہہ دے کہ میں تو ایک انسان ہوں میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے) (حقیقۃ الوحی، صفحہ 81-82)

"يايها النبى اطعم الجائع والمعتر" (حقیقۃ النبوۃ، صفحہ 200)

"فاتخذوا من مقام ابراهيم مصلى"

"انا انزلناه قريباً من القاديان" (حقیقۃ الوحی، صفحہ 88)

(ابراہیم (یعنی مرزا صاحب) کی جگہ کو قبلہ بناؤ اور مصلی ٹھہرالو ہم نے اس کو قادیان کے قریب نازل کیا ہے)

مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی، صفحہ 150)

میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی...اور ایسے ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی (اربعین، صفحہ 7)

یہ بات سچ ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔ (خطبہ الہامیہ، صفحہ 25)

**مسلمانوں کا عقیدہ** 3: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وحی نبوت تمام انسانوں کے لیے تا قیامت مدار نجات ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی وحی مدار نجات نہیں ہوسکتی (مثلا توریت وانجیل)۔

"تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده ليكون للعلمين نذيرا" (سوره فرقان:18)

(مبارک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے محمدؐ پر قرآن نازل فرمایا تاکہ تمام ہی جہان والوں کے لیے وہ ڈرانے والے ہوں)

"أوحی إلی هذا القرآن لانذركم به ومن مبلغ" (انعام:7)

(میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے میں تم کو اور تمام انسانوں کو جن کو قرآن کے نزول کی خبر پہنچے ڈراؤں)

"وماهوالاذكر للعلمين"

(نہیں یہ قرآن مگر تمام عالم والوں کے لیے تذکیر ہے)

یہ تینوں آیتیں صاف اعلان کررہی ہیں کہ قیامت تک تمام انسانوں کے لیے حضورؐ ہی نبی ہیں اور سب کے لیے یہی قرآن حجت ہے اور یہی وحی مدار نجات ہے۔

**قادیانیوں کا عقیدہ** 3: مرزائی اور مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا صاحب کی وحی نبوت اور تعلیم کو مدار نجات تمام انسانوں کے لیے کہتے ہیں۔

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے، اس لیے خدائے تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے اوپر ہوتی ہے فلک، یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا....اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم کو میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔(حاشیہ اربعین 4، صفحہ 7)



2- آخر زمانہ میں ایک ابراہیم (مرزا صاحب) پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں نجات پائے گا جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔

**مسلمانوں کا عقیدہ** 4: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص سے کوئی معجزہ صادر نہیں ہوسکتا، چہ جائیکہ اس کے معجزات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے بڑھ جائیں۔

چونکہ معجزہ خصائص نبوت سے ہے اور نبوت خاتم الانبیاء سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوچکی، لہٰذا سلسلہ معجزات بھی ختم ہوگئے۔

**قادیانیوں کا عقیدہ** 4: مرزا صاحب اپنی نشانات یعنی معجزات کو دس لاکھ بتاتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتاتے ہیں۔

بلکہ خدا کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔(حقیقۃ الوحی، صفحہ 136)

**مسلمانوں کا عقیدہ** 5: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مخلوق میں کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہوسکتا، چہ جائیکہ آپؐ سے افضل ہو۔

"قال الله تعالیٰ ولكن رسول الله وخاتم النبيين الاية"

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں)

(نوٹ) خاتم النبیین عام ہے باعتبار زمانہ بھی، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے مراتب اور درجات ختم ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر نبوت کا کوئی درجہ نہیں۔

**قادیانیوں کا عقیدہ**5: مرزائیوں کے عقیدہ میں مرزا صاحب حضورؐ کے برابر ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ہی کمالات مع نبوت کے مرزا صاحب کو حاصل ہیں، بلکہ مرزا صاحب حضورؐ سے بڑھ کر شان رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضورؐ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریمؐ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کیے گئے، اس لیے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے۔ (تشحیذ الاذہان، جلد 10، صفحہ 10-11)

**عقیدہ** 6: مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث حجت ہے اور اس کا اتباع ہر مسلمان پر فرض اور واجب ہے "من يطع الرسول فقد اطاع الله. وما ارسلنا من رسول إلا ليطاع باذن الله"۔

**قادیانیوں کا عقیدہ** 6: مرزا صاحب کا عقیدہ ہے جو حدیث نبوی میری وحی کے موافق نہ ہو اس کو ردی کے ٹوکری میں پھینک دیا جائے۔ (اعجاز احمدی، صفحہ 29)

**مسلمانوں کا عقیدہ** 7: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن اور احادیث جہاد کی ترغیب اور اس کے احکام سے بھرے پڑے ہیں۔

**قادیانوں کا عقیدہ** 7: مرزا صاحب کہتے ہیں کہ جہاد شرعی میرے آنے سے منسوخ ہو گیا اور انگریزوں کی اطاعت اولی الامر کی اطاعت ہے اور اس سے جہاد کرنا حرام قطعی ہے۔

**مسلمانوں کا عقیدہ** 8: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس امت میں کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام سے افضل نہیں ہوسکتا۔ غیر نبی کو نبی پر کلی فضیلت تو دور کی بات ہے، جزئی فضیلت بھی حاصل نہیں ہوسکتی۔

**قادیانیوں کا عقیدہ** 8: مرزا صاحب اپنے آپ کو صحابہؓ و حضرت حسنین و عیسیٰؑ و دیگر انبیاء بنی اسرائیل سے افضل و برتر بتاتے ہیں اور فضیلت کلی کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ابن مریم کے ذکر چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء، صفحہ 20)

**مسلمانوں کا عقیدہ** 9: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آیت قرآنیہ مندرجہ ذیل



کے مصداق صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

"إذقال عيسىٰ ابن مريم يا بني اسرائيل اني رسول إليكم مصدقا لما بين يدي من التورات ومبشرا برسولي ياتي من بعدي اسمه احمد. فلما جاء هم بالبينات قالوا هذا سحر مبين"۔

"وهو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله"۔

**قادیانیوں کا عقیدہ** 9: مرزا غلام احمد صاحب اور قادیانیوں کا ایمان ہے کہ مرزا صاحب مذکوران آیات کے مصداق ہیں۔ اور مجھے بتایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: "هوالذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق" (اعجاز احمدی، صفحہ 7)

جس طرح خدا تعالیٰ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کو نبی کہہ کر پکارا ہے حضرت مسیح موعود کو بھی قرآن میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے، چنانچہ ایک آیت: "مبشرا برسولي يأتي من بعدي اسمه أحمد" سے ثابت ہے۔ (حقیقۃ النبوۃ، صفحہ 188)

**مسلمانوں کا عقیدہ** 10: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کسی نبی کی کوئی پیشینگوئی جھوٹی نہیں ہوسکتی۔

"إن الله لايخلف الميعاد" (رعد: 13)

(اللہ اپنے وعدہ کے ہرگز خلاف نہیں کرتا)

"ويستعجلونك بالعذاب ولن يخلف الله وعده" (حج: 17)

(آپ سے جلدی عذاب مانگتے ہیں حالانکہ اللہ اپنے وعدہ کے ہرگز کبھی خلاف نہ کرے گا)

**قادیانیوں کا عقیدہ** 10: مرزا صاحب اور قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشینگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔ ہائے کس کے آگے ماتم لے جاویں

کہ حضرت عیسیٰؑ کی تین پیشینگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے۔(اعجاز احمدی،صفحہ 14)

**مسلمانوں کا عقیدہ** 11: قرآن پاک میں مذکور ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے دنیا میں مرے ہوئے کو دوبارہ زندہ کیا ہے، چنانچہ قرآن شریف میں کئی ہزار کی فہرست ہے۔

"أوکالذی مرعلی قریة وھی خاویة علی عروشھا قال: إنی یحی ھذہ اللہ بعد موتھا فأماتہ اللہ مأة عام ثم بعثہ قال کم لبثت۔ قال لبثت یوما أوبعض یوم۔ قال بل لبثت مأة عام"

(یا جیسے وہ شخص (عزیر علیہ السلام) کہ ایک شہر پر گذرا جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا وہ بولا اللہ مرجانے کے بعد کیسے زندہ کرے گا پس خدا نے اس کو موت دی سو برس تک مردہ رہا پھر اسے زندہ کر کے اٹھایا اور پوچھا تو کتنی دیر ٹھہرا بولا ایک دن یا کچھ کم خدا نے فرمایا نہیں تو سو برس تک مرا رہا)

**قادیانیوں کا عقیدہ** 11: مرزا صاحب اور مرزائی اس نص کے منکر ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ نہیں کیا جا سکتا۔

جو شخص حقیقی طور پر مر جاتا ہے اور اس دنیا سے گذر جاتا ہے اور ملک الموت اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے وہ ہرگز واپس نہیں آ سکتا۔(حقیقۃ الوحی،صفحہ 329)

کوئی اس بات کا ثبوت نہیں دے سکتا کہ کبھی حقیقی اور واقعی طور پر کوئی مردہ زندہ ہو گیا اور دنیا میں واپس آیا۔(ازالہ کلاں،صفحہ 261)

**مسلمانوں کا عقیدہ** 12: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی ہوئی۔

"عن ابن عباس ھی رویاعین أدیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة اسری بہ" (بخاری شریف،صفحہ 550)



(ابن عباس فرماتے ہیں کہ معراج میں جو کچھ واقعات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھے وہ اسی آنکھ سے دیکھے ہیں)

**قادیانیوں کا عقیدہ** 12: مرزا صاحب اور قادیانی معراج جسمانی کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا، بلکہ ایک قسم کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں میں خود مرزا صاحب کو خوب تجربہ ہے۔اور: "سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا۔ الایة" مرزا صاحب پر بھی وحی ہوئی ہے۔ازالہ اوہام میں مکتوب ہے کہ یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا، بلکہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔(ازالہ اوہام،صفحہ 20)

**مسلمانوں کا عقیدہ** 13: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن مردے قبروں سے نکل کر حساب کتاب کے لیے میدان محشر میں جمع ہوں گے، صور پھونکا جائے گا۔ زمین و آسمان بدلے جائیں گے، تمام خلق اللہ زلزلۃ الساعۃ سے پریشان ہوں گی، اعمال کا وزن ہوگا "ان منکم الا واردھا" ہول قیامت سے انبیاء بھی نفسی نفسی پکاریں گے۔ تمام انبیاء شفاعت سے انکار کریں گے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس منصب کو قبول فرمائیں گے اور بعض جہنمی شفاعت سے اور بعض بلا شفاعت خارج کر کے جنت میں داخل کیے جائیں گے۔

**قادیانیوں کا عقیدہ** 13: مرزائی اور مرزا صاحب اس عقیدہ کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے نکل کر میدان محشر میں جمع ہوں گے، بلکہ ہر شخص مرنے کے بعد ہی جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جاتا ہے پھر قیامت کے دن کسی کو جنت و دوزخ سے نہ نکالا جائے گا۔ ہاں ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی کرتا ہے یہی حشر اجساد ہے، یعنی حشر اجساد بھی روحی طور پر ہوگا۔ لفظوں میں حشر اجساد و حساب یوم آخرت سب کا اقرار ہے، لیکن حقیقت میں عقائد اسلامیہ کے بالکل خلاف ہے۔

**مسلمانوں کا عقیدہ** 14: مسلمانوں کے عقیدہ میں فرشتے خدا کے مکرم فرماں

برادر بندے ہیں جو جسم نورانی لطیف رکھتے ہیں۔ اشکال مختلفہ میں متشکل ہو سکتے ہیں بعض اپنے مستقر آسمان سے تعمیل حکم کے لیے زمین پر بھی نازل ہوتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حامل وحی خدا کی طرف سے احکام لے کر انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتے ہیں۔

**قادیانیوں کا عقیدہ** 14: مرزا صاحب اور قادیانیوں کے عقیدہ میں یہ بالکل باطل ہے۔ ملائک ارواح کواکب کا نام ہے وہ کبھی زمین پر اپنا مستقر چھوڑ کر نہیں آسکتے۔ نہ جبرئیل وحی لے کر زمین پر آسکتا ہے۔ صرف روح کواکب نیر کی تاثیر کا نام نزول وحی ہے۔

**مسلمانوں کا عقیدہ** (15) جمہور مسلمانان عالم کا از روئے احادیث صحیحہ متواترہ یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور امام مہدی محمد عبداللہ دو الگ الگ مقدس ہستیاں ہیں۔

"عن جعفر عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ...كيف تهلك أمة انا أولها والمهدى وسطها والمسيح آخرها– رواه رزين" (مشکوۃ، صفحہ 385)

(حضرت جعفر صادقؒ اپنے والد حضرت باقرؒ سے اور انہوں نے اپنے دادا حضرت امام حسنؓ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا: کیونکر ہلاک ہوسکتی ہے، امت اس کے اول میں ہوں اور درمیان میں مہدی اور آخر میں مسیح السلام مہدی علیہ السلام)

**قادیانیوں کا عقیدہ** 15: مرزا صاحب اور قادیانیوں کے نزدیک دونوں کو علیحدہ علیحدہ ہستیاں سمجھنا غلط ہے، بلکہ مرزا (ملعون) کہتا ہے کہ میں امام مہدی و مسیح موعود دونوں ہوں (نعوذ باللہ) اور خود غرضی سے احادیث متواترہ کا انکار کرتا ہے۔

## قادیان بمنزلہ مکہ اور مدینہ کے ہے۔

قادیانیوں کا قادیان بمنزلہ مکہ اور مدینہ کے ہے، اس مسجد کے بارے میں جو مرزا صاحب کے چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔ (براہین احمدیہ، صفحہ 558)

## قادیان کی زمین ارض حرم ہے

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض خرم ہے
(درثمین صفحہ 52) مجموعہ کلام مرزا غلام احمد

## قادیان کی حاضری بمنزلہ حج کے ہے

مرزا بشیر الدین محمود اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے اور جیسا حج میں رفث اور فسوق اور جدال منع ہے ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے۔ خطبہ مندرجہ مجموعہ تقاریر گویا کہ آیت: "فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فى الحج" قادیان کے جلسہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لاحول ولا قوة الا بالله

قادیان بہشتی مقبرہ

قادیان میں بہشتی مقبرہ کے نام سے ایک مقبرہ ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔ (ملفوظات احمدیہ، صفحہ 486) اور پھر الہام ہوا کہ روئے زمین کے تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (مکاشفات مرزا، صفحہ 59)

مرزا صاحب کے مریدین بمنزلہ صحابہ کے ہیں

امت محمدیہ کی طرح مرزا صاحب کی امت میں طبقات ہیں۔ مرزا صاحب کے دیکھنے والے صحابہ کہلاتے ہیں اور ان کے دیکھنے والے تابعین اور تبع تابعین۔

مرزا صاحب کے اہل وعیال بمنزلہ اہل بیت کے ہیں

اور مرزا صاحب کے خاندان کو اہل بیت اور خاندان نبوت اور مرزا صاحب کی بیبیوں کو

ازواج مطہرات کہا جاتا ہے۔

مرزا صاحب کی امت میں ابوبکر وعمر

حکیم نورالدین خلیفہ اول کو قادیانی امت کا ابوبکر صدیق مانا گیا ہے اور مرزا بشیر احمد خلیفہ ثانی کو اس امت کا عمر فاروق اعظم کہا جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اسلام اور قادیانیت کا اختلاف اصولی ہے فروعی نہیں (بلکہ یہ کہا جائے تو زیادہ بہتر ہے کہ قادیانیوں کی اور خود مرزا غلام احمد کی ساری باتیں دھوکہ، فریب اور جھوٹ کا مجموعہ ہیں، جبکہ اسلام دین رحمت، اور حرف بہ حرف صدق وصفا کا نام ہے)۔ قادیانی مذہب نے اسلام کے اصول اور قطعیات ہی کو تبدیل کر دیا ہے اب کوئی چیز ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک باقی نہیں رہی۔ یہ جماعت بہ نسبت یہود ونصاریٰ اور ھنود کے اہل اسلام سے زیاد عداوت رکھتی ہے۔ جو مسلمان مرزائے قادیان کو نبی نہ مانے وہ ان کے نزدیک کافر ہے اور اولاد زنا ہے۔ اس کے ساتھ کسی طرح کا تعلق جائز نہیں۔ مثلاً مسلمانوں کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں اور اس کی نماز جنازہ میں شرکت قطعی جائز نہیں۔

دین کی بنیاد دو چیزوں پر ہے قرآن اور حدیث۔ قرآن کے متعلق تو مرزا یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر وہی صحیح ہے کہ جو میں بیان کروں اگر چہ وہ تفسیر کل علماء امت کی تفسیر کے خلاف ہو، اور حدیث نبوی کے متعلق یہ کہتا ہے کہ جو حدیث میری وحی کے مطابق ہو وہ قبول کی جائے گی۔ اور جو میری وحی کے خلاف ہوگی وہ ردی کی ٹوکری میں پھینک دی جائے گی، اس طرح اسلام کے ان دو بنیادی اصول کو ختم کیا اور اپنی من مانی تاویلات اور تحریفات کو اسلام کے سر لگایا الفاظ تو شریعت کے لیے مگر معنی بالکل بدل دیے اور آیات اور احادیث میں وہ تحریف کی کہ یہود اور نصاریٰ بھی پیچھے رہ گئے اور تعلیم یافتہ طبقہ اکثر چونکہ دین اور اصول دین سے بے خبر اور عربی زبان سے ناواقف ہے، اس لیے یہ طبقہ زیادہ تر اس گمراہی کا شکار رہا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ آمین



## قادیانیوں کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر کے بیٹے کا قبول اسلام

قادیانیوں کے ہاتھوں لاہور میں دن دہاڑے تشدد کا نشانہ بننے والے مرزا غلام احمد قادیانی کے نومسلم پڑپوتے مرزا احد بلال (اسلامی نام عبدالرحمٰن) کی طرف سے اپنے اغوا اور تشدد کی ایف آئی آر درج کرائے جانے کے باوجود ابھی تک کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوسکا ہے، حتیٰ کہ ''مزنگ'' پولیس تھانے نے عبدالرحمٰن کو ایف آئی آر کی کاپی بھی فراہم کی ہے، عبدالرحمٰن کو معروف شاہراہ سے دن دہاڑے اغوا کرنے والے کون تھے اور انہیں ربوہ میں زنجیروں سے باندھ کر قید کیوں کیا گیا؟ اس کے علاوہ مرزا خاندان کے ''شہزادوں'' سے متعلق جو گفتگو نومسلم عبدالرحمٰن نے کی وہ روزنامہ ''منصف حیدرآباد'' کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی نذر ہے۔

**سوال:** آپ نے بتایا کہ آپ کا تعلق مرزا خاندان سے ہے اور آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے پڑپوتے ہیں، قادیانیت سے اسلام تک کا سفر اور قادیانیوں کے ہاتھوں اغوا اور تشدد کی کہانی کیا ہے؟

**جواب:** جی ہاں! میں مرزا ناصر الدین کا بیٹا ہوں، ہم کل تین بھائی اور ایک بہن ہیں، ایک بھائی جو مجھ سے بڑا ہے اس کا نام مرزا فرید، میرا پرانا نام مرزا احد ہلال اور مجھ سے چھوٹے بھائی کا نام مرزا انس ہے؛ لیکن میں نے اسلام قبول کرنے کے بعد نہ صرف یہ کہ اپنا نام بدل کر عبدالرحمٰن رکھ لیا، بلکہ مرزا کا لفظ بھی اپنے نام کے ساتھ نہیں لکھتا۔ اسلام کی طرف آنے کی تفصیل یہ ہے کہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ سے میٹرک اور بی اے کرنے کے بعد مجھے بھی ربوہ کی روایت کے مطابق مشنری مقاصد کے لئے تیار کرنے کی غرض سے اطالوی اور روسی زبانیں سکھائی گئیں، اسی دوران میں ربوہ میں قائم قادیانی خلافت لائبریری کا ناظم مقرر ہوا، تو مجھے حقیقی اسلام کے بارے میں سمجھنے کا موقع ملا۔ یہ ۱۹۹۸ء کی بات ہے جب مجھے لائبریری میں علامہ احسان الٰہی مرحوم کی دو کتاب ''القادیانیت'' اور ''مرزائیت اور اسلام'' پڑھنے کا موقع ملا۔ ابتداءً میرا خیال یہی تھا کہ یہ کتابیں بھی روایتی تعصب پر مبنی ہوں گی، جو ہمارا تصور تھا کہ مسلمان علماء غلام احمد قادیانی کے بارے میں خواہ مخواہ تعصب اور بغض رکھتے ہیں، لیکن میں نے ان کتابوں کے چند صفحات پڑھے تو مجھے دل چسپ اور حقیقت افروز محسوس ہوئیں۔ ان کتابوں میں حوالے دئے گئے ہیں وہ سو فیصد درست تھے، یوں میرا دل قادیانیت سے اچاٹ ہونے لگا، میں نے قادیانیت کے مربین سے سوال و جواب کرنا چاہا، وہ مجھے روایتی جوابات تو دے سکے، لیکن مطمئن نہ کر سکے۔ ان کتب کے پڑھنے کے بعد مجھے یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ مرزا قادیانی نے کس طرح اللہ پر بہتان اور انبیاء اور ان کی امہات کے بارے میں نازیبا پیرائے میں من گھڑت قصے اپنی کتب میں شامل کئے ہوئے ہیں۔ مجھے مرزا قادیانی کے ذہنی صحت کے بارے میں بھی شبہ ہونے لگا، جیسا کہ میں نے مرزا بشیر الدین کی تحریروں میں پڑھ رکھا تھا کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی کو اندازہ نہ تھا کہ پاؤں میں ایک جوتا پہننا ہے یا دو جوتے پہننے ہیں''، پھر مجھے یہ بھی علم تھا کہ ۱۸۸۳ء میں مرزا قادیانی نے خود کو محض مجدد قرار دیا، ۱۸۹۱ء میں امام مہدی قرار دینے لگا اور ۱۸۹۵ء میں نبوت کا دعویٰ کرنے لگا کہ ''اللہ نے مجھے خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھائی ہے جو کشمیر کے علاقے ''خانیار'' میں ہے، چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتقال کر گئے ہیں، اس لئے اللہ نے ایک رات میری جنس تبدیل کی اور میرے ساتھ

رجولیت کا اظہار کیا، جس کے نتیجہ میں مجھے حمل ٹھہر گیا''۔ یہ سب باتیں اب میرے لئے سوالیہ نشان بن کر کھڑی ہوگئیں کہ غلام احمد نے اللہ پر کس طرح بہتان لگایا ہے۔ میں نے مربین جن میں حافظ مظفر اور عزیز بھامری شامل تھے، ان سے دریافت کیا کہ اللہ نے قوم لوط کو تو اس عمل پر سزا دی اور خود معاذ اللہ وہی کام کرنے لگا، یہ بہتان نہیں تو اور کیا ہے؟ اب میں نے اپنے آپ کو عملاً قادیانیت سے دور کرلیا، لیکن اسلام قبول کرنے کا اعلان نہ کیا کہ ربوہ جو ریاست کے اندر ایک ریاست کا درجہ رکھتا ہے، وہاں یہ اعلان ممکن نہ تھا۔

**سوال:** یہ صورتِ حال کب تک جاری رہی؟

**جواب:** میں تقریباً ایک سال تک اسی کشمکش میں رہا، گھر والوں سے بھی بات ہوتی رہی، گھر والوں کا کہنا تھا کہ وہ مجھے ربوہ سے باہر جانے دیں گے نہ قادیانیت سے۔ میرے گھر والوں نے کہا کہ وہ مجھے زنجیروں سے باندھ دیں گے اور اگر مر گیا تو میرا جنازہ قادیانیت کے مطابق ہوگا۔

**سوال:** کیا واقعی زنجیروں سے باندھا گیا؟

**جواب:** جی ہاں! مجھے ایوانِ محمود میں قائم قادیانیوں کی نجی جیل میں تین ماہ تک زنجیروں سے باندھ کر رکھا گیا؛ تاکہ میں قادیانیت کے بارے میں اپنے تبدیل شدہ خیالات سے رجوع کرلوں۔

**سوال:** کیا آپ کے علاوہ بھی کچھ لوگ اس نجی عقوبت خانے میں تھے؟

**جواب:** میرے علاوہ بھی چار پانچ افراد تھے، تاہم انہیں مجھ سے الگ رکھا گیا تھا۔ ربوہ میں پولس قادیانیوں کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتی، قادیانی انتظامیہ نے اپنی عدالت خود بنا رکھی ہے اور یہ خود ہی لوگوں کو سزا دیتے ہیں، خود ہی گرفتار کرتے ہیں اور اپنے نجی طور پر بنائے گئے قید خانوں میں رکھتے ہیں۔

**سوال:** آپ کیسے بچ کر نکل آئے؟

**جواب:** تین ماہ تک رہنے کے بعد ایک دن میں نے سوچا کہ ساری عمر اس قید خانے میں گزار دینے سے بہتر ہے کہ کوشش کی جائے۔ لہٰذا میں نے اپنی زنجیر کو فرش پر مسلسل رگڑتے رہنے کا فیصلہ کیا۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ پانچ دن تک رگڑتے رہنے سے میری زنجیر ٹوٹ گئی، لیکن یہ شام کا وقت تھا جو قید خانے سے فرار کے لئے مناسب وقت نہ تھا، اس لئے میں نے اگلی صبح تک دوسرے فلور سے نیچے چھلانگ لگا کر ربوہ کی حدود سے باہر آگیا، میرے پاؤں پر سخت چوٹیں آئیں، تاہم تازہ چوٹ کا درد کم تھا، میں کسی طرح لاہور پہنچ گیا، جب یہاں پہنچا تو میرے پاؤں میں زنجیر کا ایک کڑا موجود تھا اور پاؤں زخمی تھے۔

**سوال:** آپ نے بتایا کہ ربوہ سے فرار اور اسلام قبول کرنے کا واقعہ ۱۹۹۹ء کا ہے، اب آپ قادیانیوں کے ہتھے کیسے چڑھ گئے؟

**جواب:** اس میں شک نہیں کہ میں نے ربوہ سے فرار کے بعد لاہور میں پناہ لی، لیکن میں اپنے ضروری علاج و معالجہ کے بعد گوادر چلا گیا، جہاں میں نے ایک چینی کمپنی میں بطور مترجم ملازمت اختیار کرلی، اس دوران گاہے گاہے لاہور آتا رہا، رواں سال کے دوران میں نے فریضہ حج کی ادائیگی کا ارادہ کیا تو حج کے لئے درخواست دی، لیکن میرا ایڈریس ربوہ کا ہونے کی وجہ سے سعودی حکومت نے اعتراض لگادیا، اپنا ایڈریس تبدیل کرنے کے



لئے لاہور میں مقیم تھا کہ شادمان کی رہائشی ایک خاتون کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ کنیڈا میں قیام کے دوران قادیانیت سے متاثر ہوگئی ہے، اس کے اہل خانہ نے مجھے کہا کہ میں اس سے ملوں اور اسے قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کروں، میں اس خاتون سے ملا اور اس سے اگلے ہی روز جب میں گنگارام کے قریب بس اسٹاپ پر کھڑا تھا تو ایک ویگن میرے پاس آکر رکی اور ویگن سے اترنے والے افراد نے کہا تم ربوہ کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا پہلے رہتا تھا، اس کے ساتھ ہی انہوں نے مجھے اٹھا کر وین میں ڈالا اور گڑھی شاہو کے درالذکر کے عقب میں ایک گھر میں لے گئے، راستہ میں بھی مجھ پر تشدد کرتے رہے اور اس گھر میں جہاں کئی مزید افراد تھے، انھوں نے مجھ پر تشدد شروع کردیا، ڈنڈوں سے میری ٹانگوں کی پنڈلیوں اور رانوں پر ضربیں لگاتے رہے۔ یہ سلسلہ کئی گھنٹے جاری رہا اور اس کے بعد تین بجے سہ پہر نیلا گنبد چوک پر پھینک کر چلے گئے۔

**سوال:** کیا اس واقعہ کی ایف آئی آر درج کرائی؟

**جواب:** اس سلسلہ میں ایف آئی آر درج کرادی تھی، لیکن ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی، ایف آئی آر کی کاپی بھی ہمیں تھانے کی طرف سے فراہم نہیں کی گئی، جب تھانے والوں سے پوچھتے ہیں کہ کارروائی کیوں نہیں کررہے؟ تو کہا جاتا ہے کہ اوپر سے حکم ہے۔

**سوال:** ربوہ میں پولس کارروائی کی صورت کیا ہوتی ہے؟

**جواب:** ربوہ کا معاملہ تو بہت مختلف ہے، وہ تو ریاست کے اندر ایک ریاست ہے۔ ۱۹۷۳ء میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا تھا، لیکن آج تک ربوہ کھلا شہر نہیں بن سکا۔ حد یہ ہے کہ کوئی غیر قادیانی ربوہ میں رہائش اختیار نہیں کرسکتا، پولس صرف ربوہ سے باہر کی چیزوں پر نظر رکھتی ہے، ربوہ میں قادیانی انتظامیہ نے نجی سکورٹی قائم کر رکھی ہے۔

**سوال:** قادیانیت کے عمومی زندگیوں پر ربوہ میں کیا اثرات نظر آتے ہیں؟

**جواب:** ربوہ میں کوئی بندہ آپ کو مطمئن نظر نہیں آتا، ہر کوئی بے چینی کا شکار، مضطرب اور پریشان ہے، حتی کہ مرزا خاندان کے اندرونی حالات بھی سخت اضطراب اور خرابی کی زد میں ہیں، ڈکیتیاں ہوں تو بھی پولس مداخلت نہیں کرسکتی، قتل کے واقعات ہوتے رہیں پھر بھی پولس انوال نہیں ہوسکتی۔

**سوال:** آپ کب کی بات کررہے ہیں؟

**جواب:** میں قصر خلافت میں ڈکیتی کیس کی بات کررہا ہوں، جو ۱۹۹۸ء میں ہوئی، اس میں مرزا داؤد کے کزن کی گردن میں گولی بھی لگی تھی، اسی طرح بریگیڈیئر اصغر کی پراپرٹی کے معاملہ پر کئی افراد قتل ہوگئے، لیکن پولس رکارڈ میں ان کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔

**سوال:** کیا وجہ ہے لوگ بولتے نہیں؟

**جواب:** مرزا نے ۱۹۵۲ء میں ربوہ کے لئے حکومت سے لیز پر زمین لی تھی؛ اس لئے ربوہ میں رہنے والوں کی زمین ان کی ذاتی ملکیت نہیں بن سکتی، اگر ربوہ میں رہنے والوں کو مالکانہ حقوق دے دئے جائیں تو وہ باآسانی قادیانیت کے چنگل سے نکل آئیں گے، ایسے ایک دو افراد نہیں، ہزاروں ہیں جو اپنے مالی مستقبل سے خوف زدہ

ہیں، اس لئے ربوہ میں چپ بیٹھے ہوئے ہیں، اگر انہیں مالکانہ حقوق مل گئے تو ربوہ کھلا شہر بن جائے گا۔

**سوال:** مرزا خاندان کے اندر کلچر آپ کو کیسا لگتا تھا؟

**جواب:** مرزا خاندان کی زندگی تو شہزادوں جیسی ہے، صرف ربوہ میں ہی نہیں، راجن پور، میر پور خاص (سندھ) احمد نگر اور لاریاں میں ان کی زرعی زمینوں نے انہیں بڑے زمین داروں میں شامل کر دیا ہے۔ اسی طرح لندن میں Tilford میں حال ہی میں قادیانی مرکز بنانے کے لئے خاص کی گئی زمین کا بڑا حصہ بھی مرزا خاندان کے ذاتی استعمال میں ہے۔ ربوہ میں قصر خلافت کے اصطبل میں مختلف ملکوں سے لائے گئے گھوڑوں کی شاہانہ دیکھ بھال کا ماحول ہے۔ ربوہ میں مرزا فیملی کے دوڈھائی سو افراد ہیں، جس علاقہ میں مرزا خاندان کے لوگ رہتے ہیں مزدوری کے لئے آنے والے مرد اور خواتین بھی آتے رہتے ہیں، مرزا خاندانوں کے گھرانوں میں کام کرنے والی خواتین کے ساتھ جو ظلم ہوتا ہے اس پر زبان کھولنا ممکن نہیں، یہ کہانیاں وہاں کے در و بام میں ہی دب جاتی ہیں۔

**سوال:** جو منظر نامہ آپ نے ربوہ کا بیان کیا ہے یہ تو میڈیا کی نظروں سے اوجھل ہے؟

**جواب:** میڈیا وہاں تک رسائی نہیں کر سکا، میڈیا والوں نے شاید کوشش ہی نہیں کی، کیونکہ میڈیا کو اندازہ ہے کہ یہ اس کے لئے آسان ہدف نہیں ہے۔

**سوال:** قادیانیوں کے ترجمان ''الفضل'' میں آپ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آپ مرزا ناصر الدین کے بیٹے نہیں اور آپ کا دعویٰ غلط ہے؟

**جواب:** میں اس کو ہر طریقہ سے ثابت کرنے کو تیار ہوں، اگر ڈی این اے ٹیسٹ کی ضرورت ہو تو میں وہ بھی کروانے کو تیار ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے پہلے خاموشی اختیار کر رکھی تھی، لیکن اب انہوں نے جس طرح پر تشدد کارروائی کی ہے، میں ان کے خلاف پوری کوشش کر کے انہیں بے نقاب کروں گا۔ پہلے تو میں وراثتی حصہ میں بھی دلچسپی نہیں رکھتا، لیکن اب میں نہ صرف مسلمانوں کو ان کے کرتوتوں سے باخبر کروں گا، بلکہ قادیانیوں کو بھی پیغام دوں گا کہ وہ اپنا ایمان مکمل کریں اور خود کو جہنم سے بچائیں۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ ہندوستان کے ساتھ قادیان کا تعلق ہی نہیں، بلکہ ہندوستان میں قادیانیوں کو اور بھی بہت ساری مراعات حاصل ہیں، سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہندوستان نے انہیں غیر مسلم قرار نہیں دیا۔ ہندوستان میں ان کا نیٹ ورک بہت مضبوط ہے، اسی طرح اسرائیل، تل ابیب میں قادیانی مرکز ہے، اسرائیل فوج میں بھی قادیانی شامل ہیں اور مسلمانوں کے خلاف اسرائیلی کارروائیوں میں حصہ لیتے ہیں۔

**سوال:** برصغیر ہندو پاک میں قادیانیوں کے تبلیغی اہداف اور طریقہ کیا ہے؟

**جواب:** ہر سال ربوہ سے تقریباً چار سو مبلغ تیار ہو کر نکلتے ہیں، کچھ ملک کے اندر اور کچھ بیرونِ ملک بھجوائے جاتے ہیں، پاکستان کے اندر اور باہر ان کے آسان ٹارگیٹ غربت زدہ علاقوں کے مسلمان ہوتے ہیں، پنجاب کا اسرائیلی بیلٹ، سندھ کے پسماندہ علاقے ملک کے اندر ان کا خصوصی ہدف ہیں، جب کہ افریقی ممالک کے غریب مسلمانوں پر بھی یہ کام کر رہے ہیں۔

(بہ شکریہ: روزنامہ امت، روزنامہ ''منصف، مینارۂ نور'' حیدر آباد کیم جنوری ۲۰۱۰ء)



# پیغام

مدبر اسلام حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ

ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ، وصدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ

بموقع تحفظ ختم نبوت کانفرنس، جامعۃ القاسم دار العلوم الاسلامیہ

منعقدہ ۱۹/۲۰/۲۱/نومبر ۲۰۰۸ء (بدھ، جمعرات، جمعہ)

**الحمد لله رب العلمين، و الصلاة و السلام على سيد المرسلين خاتم النبيين سيدنا محمد، و على آله و صحبه و على من تبعهم بإحسان و دعا بدعوتهم إلى يوم الدين، أما بعد:**

برادران اسلام!

ادھر چند برسوں سے قادیانیت کے فتنہ نے ہندوستان، پاکستان اور دنیا کے دوسرے ممالک میں پھر سے سر اٹھایا ہے، ان کا مرکز لندن اور پیرس وغیرہ میں ہے جس کی وہ سرپرستی کر رہا ہے، یہ کام کس کے اشارہ پر ہو رہا ہے اس کو سمجھنا زیادہ مشکل نہیں ہے، اس وقت دنیا کی مسلم دشمن طاقتیں کھل کر اسلام کو ختم کرنے یا نور حق کو بجھانے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں اور ان کے بعض لوگ تو برملا کہتے ہیں کہ ہمیں تو اسلام کو توڑنا یا ختم کرنا ہے، اس لئے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے جتنے طریقے ہو سکتے ہیں ان کے لئے بڑے مصارف اٹھائے جا رہے ہیں، ایسے حالات میں قادیانیت کا فتنہ پوری قوت کے ساتھ سر اٹھا رہا ہے اور جگہ جگہ اس کے کار پرداز پیسے اور غلط بیانی کے ذریعہ اس میں مبتلا کرنے کا سلسلہ قائم کئے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے دیہاتوں میں جہاں عموماً کم پڑھے لکھے اور دین سے ناواقف لوگ ہیں، مسجدوں میں قبضہ اور اماموں کو اونچی تنخواہ کی لالچ دیکر اپنے کو صحیح داعی حق ظاہر کر کے اسلام کی دیوار میں نقب لگا رہے ہیں، ہم سب پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ ہم مسلمانوں کو اس خطرہ سے آگاہ کریں اور اپنے ان

اسلاف کی پیروی کریں جنھوں نے گذشتہ صدی میں جب یہ فتنہ زور پکڑ رہا تھا، جس کی سرپرستی برطانوی سامراج کررہا تھا، مقابلہ کیا اور فتنہ کو تقریباً ختم کردیا تھا، آج ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ یہ فتنہ پھر ابھر رہا ہے، اس کا ہم پھر سے مقابلہ کریں۔

اس کا مقابلہ کرنا زیادہ دشوار اس لئے نہیں ہے کہ اس میں جھوٹ اور لالچ سے کام لیا جاتا ہے، اس کے اس دھوکہ کو واضح کردیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ خاتم النبیین اور رسول برحق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی نبوت کے مقابلہ میں یہ جھوٹی نبوت کھڑی کی گئی ہے، اور اس میں جھوٹی باتوں کا سہارا لیا گیا ہے، اور اس طرح لوگوں کے ایمان کو خطرہ میں ڈالا جارہا ہے، یہ باتیں اتنی واضح ہیں کہ اس کو لوگوں کو بتا دینا ہی اس فتنہ کے روک دینے کے لئے مفید ہے، لیکن اس کے لئے کوشش کرنے اور وقت صرف کرنے کی ضرورت ہے، اور یہ ہم سب کا فریضہ ہے جو حضرت خاتم الرسل سیدنا محمد رسول اللہ (ﷺ) کے ماننے والے ہیں، یہ آپ کی عزت پر حملہ ہے، ایسی صورت میں کسی بھی صاحب ایمان کے لئے کیا گنجائش رہ جاتی ہے کہ ایسے موقع پر وہ چپ رہے اور مقابلہ نہ کرے۔

ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب کو کہ وہ اس کے لئے علماء کا تربیتی کیمپ اور ایک عظیم اجتماع منعقد کررہے ہیں، تاکہ اس فتنہ کے شر کو سب کے سامنے کھول کر بیان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔

میں اپنی صحت کی بعض کمزوریوں کی وجہ سے اس میں حاضر نہیں ہو پا رہا ہوں، لہٰذا اپنے الفاظ اور زبان سے شرکت کا شرف حاصل کررہا ہوں، اور میری طرف سے کوئی نمائندہ میرے ان الفاظ کے ساتھ شریک اجتماع ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ مفید بنائے۔

دائرہ حضرت شاہ علم اللہؒ — (محمد رابع حسنی ندوی)
تکیہ کلاں، رائے بریلی (یوپی) — ۱۴۲۹/۱۰/۳۰ھ
۲۰۰۸/۱۰/۳۱ء



# احمدیت (قادیانیت) کیا ہے؟

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار احمدی و قادیانی کہلاتے ہیں اور ان کے مسلک و مشرب کا عرف احمدیت (قادیانیت) ہے۔ مرزا کا خاندان سکھوں کے عہد اقتدار میں ان کی فوج میں ملازم تھا۔ (ملاحظہ ہو، سر لیبل گریفن کی تالیف ''رئیسان پنجاب'' اس کے دادا عطا محمد اور عطا محمد کے والد گل محمد سکھوں کی طرف سے لڑتے رہے۔ عطا محمد سردار فتح سنگھ اہلووالہ کی چاکری میں بارہ سال بیگوال رہا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے عطا محمد کے مرنے کے بعد، اس کے بیٹے غلام مرتضیٰ (والد مرزا غلام احمد قادیانی) کو واپس بلالیا۔ جدّی جاگیر کا ایک حصہ عطا کیا۔ غلام مرتضیٰ مہاراجہ کی فوج میں داخل ہوگیا اور کشمیر کی سرحدوں کے علاوہ بعض دوسرے مقامات میں مسلمانوں کی سرکوبی پر مامور ہوا۔ غلام مرتضیٰ نے سکھوں کی فوج میں بھرتی ہوکر ہری سنگھ نلوہ کے زیر قیادت پٹھانوں پر طورخم تک چڑھائی کی۔ حضرت سید احمد شہیدؒ اور ان کی جماعت کو بالاکوٹ میں شہید کرنے والی فوج میں شامل تھا۔ انگریزوں نے پنجاب فتح کیا، تو وہ اور اس کے بھائی ان کے ہوگئے اور سات سو روپے پنشن حاصل کی۔ مرزا غلام قادر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کو مٹانے کے لیے جنرل نکلس کی فوج میں تھا۔ اس نے ۴۶ رنیوانفنٹری (سیالکوٹ) کے باغی نوجوانوں کو جنرل نکلس کے ساتھ دردناک اذیتیں دے کر ہلاک کیا۔ جنرل نکلس نے لکھا کہ قادیان کے تمام دوسرے خاندانوں سے یہ خاندان نمک حلال رہا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی اَن گنت کتابوں میں انگریزوں سے اپنی غیر متزلزل وفاداری کا اعتراف کیا اور اس پر فخر و ناز کیا ہے۔ اور خلاصہ اس کا خود مرزا قادیانی کے الفاظ میں یہ ہے کہ وفاداری کی ان کتابوں سے پچاس الماریاں بھرتی ہیں۔

## احمدیت (قادیانیت) کا آغاز وابتدا

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے وقت اس کی عمر سولہ یا سترہ برس کی تھی۔ ابتداءً ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں قلیل تنخواہ پر محرری کی نوکری کرتا رہا ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک ملازم رہا۔ ۱۸۶۹ء کے شروع میں برطانوی ایڈیٹروں اور مسیحی راہ نماؤں کا ایک وفد اس غرض سے ہندوستان آیا کہ ہندوستانی عوام میں وفاداری کیسے پیدا کی جاسکتی اور مسلمانوں کے جذبۂ حریت کو سلب کر کے انہیں کیسے رام کیا جاسکتا ہے، اس وفد نے ۱۸۷۰ء میں واپس جا کر دو رپورٹیں مرتب کیں۔ ان میں برطانوی سلطنت کا ہندوستان میں وُرود۔ کے مرتبین نے لکھا کہ:(THE ARRIVAL OF THE BRITISH IN INDIA)

''ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی راہ نماؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے۔ اگر اس وقت ہمیں ایسا کوئی آدمی مل جائے، جو اپاسٹالک پرافٹ (ظلی نبی) ہونے کا دعوی کرے تو اس شخص کی نبوت کو حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر برطانوی مفادات کے لیے کام لیا جاسکتا ہے۔'' (تلخیصات)

مرزا قادیانی اس غرض سے نامزد کیا گیا۔ اس نے پہلے تو ایک مناظر کا روپ دھارا کہ پادریوں کے تابڑتوڑ حملوں سے مسلمان ناخوش تھے۔ گویا مرزا قادیانی مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ابتداءً اس طرح نمودار ہوا۔ پھر ایک جماعت پیدا کر کے ۱۸۸۰ء میں مُلہم من اللہ ہونے کا اعلان کیا۔ پھر اپنے مجدّد ہونے کا دعوی ٹھوکا۔ دسمبر ۱۸۸۸ء میں اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بیعت لینے کا حکم فرمایا ہے۔ ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا اور اپنے ظلّی نبی ہونے کی اصطلاح ایجاد کیا۔ نومبر ۱۹۰۴ء میں اپنے کرشن ہونے کا بیان داغا۔ اس دوران میں یہ کارنامہ بھی سرانجام دیا کہ آریہ سماج سے ٹکراؤ پیدا کیا۔ ہندوستان سے متعلق عریاں باتیں لکھیں۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ سوامی دیانند کی ''ستیارتھ پرکاش'' کا آخری باب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دریدہ ذہنی سے لکھا گیا اور یہ براعظم کے مسلمانوں اور ہندوؤں کو ایک دوسرے سے لڑانے بھڑانے اور کٹانے کا برطانوی حربہ تھا۔



# اقتباسات اکابر

## قادیانی فتنے کے خلاف علماء امت کا کردار

اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پوچھ لیں کہ کونسا عمل لائے ہو پیش کرو؟ تو سوچنے کے بعد میرے دماغ میں کوئی ایسا عمل تازہ نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرسکوں۔ چنانچہ اس عاجز نے ڈابھیل اور حج کا سفر ملتوی کر دیا اور بہاولپور کا سفر کیا۔ تاکہ قیامت کے دن حضور ﷺ کے منصب ختم نبوت کے تحفظ کرنے والوں میں شمار کیا جاؤں اور اس عمل کے صدقے میری بخشش ہو جائے، دل میں یہ خیال بھی آیا کہ حج کیلیے تو جا رہا ہوں اور آگے سفر مدینہ منورہ کا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور ﷺ کی شفاعت چاہئے قیامت کے دن حضور ﷺ نے اگر پوچھ لیا کہ تیری ضرورت بہاولپور میں تھی اور تو یہاں آگیا تو میرے پاس اس کا بھی کوئی جواب نہیں ہوگا۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ میں حضور ﷺ کے مقام ختم نبوت اور منصب کی حفاظت کے لیے بہاولپور جاؤں گا، بہت ضعیف اور علیل ہوں یہ خیال کرتے ہوئے کہ ہمارا نامہ اعمال سیاہ ہے ہی شاید یہی بات میری نجات کا باعث بن جائے کہ نبی اکرم ﷺ کا وکیل بن کر عدالت میں پیش ہوں، ممکن ہے کہ یہ نیکی میرے لیے توشۂ آخرت بن جائے۔ اس پر لوگ ڈھاڑیں مارتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ پھر فرمانے لگے کہ ہم سے تو گلی کا کتا بھی اچھا ہے، ہم اس سے بھی گئے گزرے ہیں۔ وہ اپنی گلی و محلے میں حق نمک خوب ادا کرتا ہے، جبکہ جب کہ ہم حق غلامی وامتی ادا نہیں کرتے، اگر ہم ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ کریں گے تو قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت کے مستحق ٹھہریں گے، اگر تحفظ نہ کیا تو ہم مجرم ہوں گے اور ایک کتے سے بھی بدتر کہلوائیں گے۔

☆ حضرت مولانا شمس الدین افغانی فرماتے ہیں کہ حضرت کشمیریؒ اپنی وفات سے تین دن پہلے اپنی چارپائی دیوبند کی جامع مسجد کے صحن میں لائے۔ تمام طلباء اور اساتذہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا، آپ سب حضرات اور جنہوں نے مجھ سے حدیث پڑھی، انکی تعداد دو ہزار کے قریب ہوگی، تاریخ اسلام کا میں نے جس قدر مطالعہ کیا ہے، اس کی بنیاد پر پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام میں چودہ سو سال کے اندر جس قدر فتنے پیدا ہوئے ہیں، **قادیانی** فتنے سے بڑا خطرناک اور سنگین فتنہ کوئی بھی نہیں۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ اگر نجات اخروی اور حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت چاہتے ہو تو تحفظ ختم نبوت کا کام کرو، کیونکہ یہ کام آپ ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ مرزا قادیانی سے تمہیں جتنی نفرت ہوگی اتنا ہی تمہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب نصیب ہوگا۔ حضور ﷺ کو اس شخص سے بے حد خوشی ہوتی ہے جو اپنے آپ کو اس فتنے کے استیصال کے لیے وقف کر دے اور فرمایا جو کوئی اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دے گا اس کی جنت کا میں ضامن ہوں (سبحان اللہ) اللہ پاک ہمیں بھی تحفظ ختم نبوت کے کام کو سمجھنے اور کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

شیخ الاسلام علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند

# ’’تختۂ دار پر بھی کہونگا، حضورؐ خاتم النبیین ہیں!‘‘

مرزا غلام احمد قادیانی (فتنہ) کورد کرتے ہوئے، عاشقِ رسول امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی زندگی کی آخری خواہش جس کا اعلان آپ نے برملا فرمایا:۔

’’تختۂ دار پر بھی کہونگا، حضورؐ خاتم النبیین ہیں!‘‘

ارشاد خداندی:۔’’**مَا کَانَ محمدٌ اَبَا اَحَدٍمن رِّجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین** ‘‘اور حدیث رسول اللہ’’**انا خاتم النبیین لا نبی بعدی**‘‘ کے بعد میں کیسے کہدوں کہ کوئی دوسرا نبی آسکتا ہے۔ میری تو اب بھی یہی رائے ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں اور ان کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے گا میں اُسے انسان بھی کہنے کیلئے تیار نہیں، میں تختہ دار پر بھی یہی کہونگا کہ حضورؐ خاتم النبیین ہیں، تمہارا قانون میرا کیا بگاڑ سکتا ہے، اب رہ بھی کیا گیا ہے جو بگاڑ لوگے، ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ ہے، میں چاہتا ہوں کے یہ بھی میاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عزت پر نثار ہوجائے تو جان چھوٹے۔‘‘ اسکے بعد آپ نے خطبۂ مسنونہ پڑھا اور فرمایا:

’’مجھے آپ سے تین باتیں کہنی ہیں۔ پہلی یہ کہ جس دھندے کو لیکر ہم بیٹھے ہیں، یہ کیا چیز ہے؟ مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں، کسی کے مکان کی چھت ٹپکنے لگے تو اس نے اپنے مکان کو لیپنا شروع کیا۔ جب لیپ کر فارغ ہوئے تو دیکھا، یہ تو ہمسایوں کا ہی مکان لیپا گیا ہے یہ آج کی نئی بات نہیں، چودہ سو برس سے امت اسی پر ڈٹی ہوئی ہے۔ اس وقت دنیا کی آبادی میں مسلمان تقریباً دو ارب سے زائد ہیں۔ حضورؐ کے عہد سے لیکر اس وقت تک کتنے پیوند خاک ہوگئے، ان میں کتنے صحابیؓ، تابعی، غوث، قطب، فقیہ، امام و بزرگ گذرے تمام کے تمام اولیاء لاکھوں صحابہ سب اسی عقیدے پر ڈٹے رہے کہ حضورؐ کے بعد نبوت کسی کو نہیں ملی، کوئی ماں نہیں ہے جو نبی جنتی اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں، ہم سب اس کے محتاج ہیں۔ یہ بنیادی عقیدہ ہے، آمنہ کا بیٹا، عبداللہ کے گھر کا چاند، عبدالمطلب کا پوتا، صدیق اکبرؓ اور عمر ابن الخطابؓ کا داماد، عثمانؓ اور علیؓ کا خسر، حسنین کا نانا، فاطمہؓ کا ابّا جن کا نام نامی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کے بعد کوئی نبی نہیں، دو



ارب سے زائد مسلمان اسی عقیدہ پر کھڑے ہیں اور اربوں پیوند خاک ہوچکے ہیں صاحب فکر و عمل، علم و ہمت، صاحب فہم و فراست پیدا ہوئے اور پیوند خاک ہوگئے، وہ سب ختم نبوت کے عقیدہ پر قائم رہے۔

باتیں ہماری یاد رہیں پھر باتیں نہ ایسی سنئے گا
جو کہتے کسی کو سنئے گا تو پہروں تک سر دُھنئے گا

استاذ الشعراء میر تقی میرؔ کا یہ شعر امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بڑے جذب و مستی کے عالم میں پڑھا کرتے تھے۔

شیخ الاسلام علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند نے امیر شریعت سید عطاء اللہ کو ہدایت فرمائی تھی:

اس وقت سب سے بڑا فتنہ قادیانیت ہے، اس کے خلاف کام کرو، پھر شاہ جیؒ نے جو کام سر انجام دیا آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ علامہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے:

’’ہم نے بیسیوں کتابیں لکھیں جب کہ عطاء اللہ شاہ بخاری ایک تقریر کرتا ہے اور قادیانیت کو مٹی میں ملادیتا ہے‘‘

امیر شریعت حضرت اقدس مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

(بحوالہ سوانح عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)

# ایک متوازی نبوت اور امت بنانے کی سازش

اگر نبوت محمدی ﷺ کے کسی جز کا انکار پورے اسلامی نظام کا انکار ہے، اور بلاشبہ ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ قادیانیت (جس نے نبوتِ محمدی ﷺ کے کسی جز سے انکار نہیں کیا، بلکہ وہ اسکے مقابل ایک نئی نبوت کی دعویدار رہے) اسلام، عالمِ اسلام، اور سارے اسلامی نظام کو متزلزل کردینا چاہتی ہے، اور اس کی جگہ ایک نیا نظام اور نیا مذہب قائم کرنا چاہتی ہے۔

**فاتح قادیانیت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ**
بانی ندوۃ العلماء لکھنؤ

## خطرناک سازش اور فتنہ

''لیکن ارباب فکر ونظر کا فیصلہ یہ ہے کہ قادیانیت محض ایک فرقہ نہیں، بلکہ یہ فتنہ اسلامی تاریخ کا سب سے خطرناک فتنہ ہے، کیونکہ قادیانیت ایک مستقل دین اور متوازی امت کی دعوت ہے، یہاں پورا دینی نظام ترتیب دیا گیا ہے، شعائر کے مقابلہ میں شعائر، مقدسات کے مقابلہ میں مقدسات، مرکز کے مقابلہ میں مرکز، قبلہ کے مقابلہ میں قبلہ، محبت کی جگہ پر محبت، عظمت کی جگہ پر عظمت، ایک طریق فکر واستدلال کی جگہ پر دوسرا طریق فکر واستدلال، کتابوں کی جگہ پر کتابیں، ہر چیز کا انہوں نے بدل مہیا کیا ہے، یہاں تک کہ اسلامی تقویم کے قمری وہجری مہینوں کے مقابلہ میں مہینوں کے نئے نام رکھے ہیں، جس کا صاف مطلب ہے کہ قادیانیت نبوت محمدی کے خلاف ایک سازش ہے۔''

**مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ**
سابق صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ



# مفکر اسلام علامہ اقبالؒ نے قادیانیت کا محاسبہ کیا

علامہ اقبالؒ بیسویں صدی میں برصغیر کے ایک عظیم فلسفی تھے، انہوں نے اس برصغیر کو دو چیزیں دی ہیں:

۱۔ مشترکہ ہندوستان کو برطانوی غلامی کے خلاف انقلابی ندا، ان کی شاعری میں غیر ملکی غلامی کے خلاف احتجاج بھی تھا اور اجتماعی جدوجہد کی ایک دعوت بھی۔

۲۔ وہ ہندوستان میں اسلامی فکر کے اثباتی شاعر تھے، ان کا فلسفہ قرآن کی دعوت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تھا۔ وہ ملت اسلامیہ کی عظمت رفتہ کو لوٹانے کے متمنی اور عصر حاضر کے مادی معاشرے میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے داعی تھے۔

موہن داس کرم چند گاندھی کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو ہندوستان کے سب سے بڑے راہ نما تھے۔ ہندوستان آزاد ہوا، تو وہ پہلے وزیر اعظم منتخب کیے گئے اور اپنی موت تک اسی عہدے پر متمکن رہے۔ انہوں نے اپنے بعض خطوط کے علاوہ اپنی کتاب ''تلاش ہند'' "DISCOVERY OF INDIA" میں علامہ اقبالؒ کی فکری سیادت کو خراج ادا کیا ہے-اقبالؒ نے احمدیت (قادیانیت) کا محاسبہ کیا تو پنڈت جواہر لال نہرو نے ان سے بحث چھیڑ دی اور احمدیت کو ملت اسلامیہ کا جز وقرار دے کر بالواسطہ اس کا دفاع کیا۔

علامہ نے اس کا مسکت جواب دیا۔ جواہر لال نہرو سپر انداز ہوگئے۔ علامہ نے برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ احمدیت (قادیانیت) کی مفید خدمات کا صلہ دینے کی مجاز ہے، لیکن مسلمانوں کے لیے احمدیت کو نظر انداز کرنا خطرہ کا باعث ہے۔ اس طرح نہ صرف ملت اسلامیہ کی وحدت ختم ہوتی، بلکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا بٹوارہ ہو کر تشتُّت وافتراق کی راہیں کھلتی ہیں اور ان کے بنیادی معتقدات کی عمارت منہدم ہوجاتی ہے۔

علامہ اقبالؒ اور پنڈت جواہر لال نہرو میں قلم کے تعلقات تھے۔ پنڈت جی نے حضرت علامہ سے احمدیت (قادیانیت) کے متعلق استفسار کیا، تو اس کے جواب اور ان مضامین کے سلسلہ میں علامہ نے پنڈت جی کو لکھا:

''اس سے متعلق میرے ذہن میں کوئی شک نہیں کہ احمدی (قادیانی)،
اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدّار ہیں۔''

## ''مدرسہ کا قیام ہی انسانیت کے تحفظ کا سبب''

ان تنگ وتاریک حالات میں ولی اللّٰہی جماعت آگے بڑھی اور اس بڑھتے ہوئے سیلاب کا رخ موڑنے کے لئے جہاں وعظ وتقریر، مناظرے، مباحثے اور تصنیفات وتالیفات کے ذریعے زبردست دینی خدمات انجام دیں، وہیں مدارس دینیہ کی صورت میں جابجا اسلامی قلعے اور مذہبی درس گاہیں قائم کیں۔ ان حضرات کے نزدیک ہندوستان میں اسلام کی بقاء اور تحفظ کا واحد ذریعہ اور راستہ یہ تھا کہ یہاں زیادہ سے زیادہ ایسے افراد اور ایسے رجال کار پیدا کئے جائیں جن میں سے ہر فرد آگے چل کر مستقل ایک جماعت اور مستقل ایک امت بنے اور جو قرآن وسنت پر پورے عامل اور اس سے مکمل طور پر واقف ہوں اور جن کی حیات کا ایک ایک لمحہ بجائے خود اسلام کی حقانیت وصداقت کی دلیل ہو۔

جن حالات میں یہ مدارس دینیہ قائم ہوئے ان کا اندازہ اب گزشتہ دور کی تاریخ پڑھ کر ہی لگایا جاسکتا ہے کہ شعائر اسلام اور احکام دینیہ کا نام لینا ہی اپنے آپ کو موت کے منھ میں ڈالنا تھا۔ لیکن اس وقت اس ولی اللّٰہی جماعت کے ہر ہر فرد کے ذہن میں یہ بات ڈالی گئی اور منجانب اللہ القا کیا گیا کہ مدارس کا قیام ہی تحفظ دین کا سب سے بڑا ذریعہ اور سبب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مدارس دینیہ کی اہمیت وافادیت اور ان کی ضرورت وقطعیت ثابت کرتے ہوئے حضرت اقدس مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری نور اللہ مرقدہٗ نے اپنی ایک تقریر میں بڑی قوت کے ساتھ فرمایا تھا کہ!

یہ اسلامی مدرسے اس تاریکی کے زمانہ میں کہ جہل عالمگیر ہے بمنزلہ آفتاب وماہتاب ہیں جو اپنے نور سے عالم منور کررہے ہیں۔ غور کرکے دیکھیں کہ اگر آج یہ اسلامی مدارس صفحہ عالم پر نہ ہوتے تو کیا علوم اسلامی عدم کو نہ سدھار جاتے اور بڑے بڑے شہروں میں بھی مسائل کا بتلانے والا نہ ملتا اور اب ان مدارس کی بدولت شہر شہر قصبہ قصبہ، بلکہ گاؤں میں بھی علماء موجود ہیں۔ جو دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کررہے ہیں اور خلقت کو گمراہی سے بچارہے ہیں، تو ایسے مدارس کو جو عزت اور محبت کی نگاہوں سے نہیں دیکھے گا۔ ایسا شخص تو وہی ہوسکتا ہے جس کو نہ اسلام سے تعلق ہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علاقہ ہو، نہ خدا تعالیٰ سے سروکار ہو، شقاوت ازلی



اس کے سر پر سوار ہو۔ شیطان کے ہاتھوں میں اس کی زمام اختیار ہو۔ ایسا شخص اگر ان دینی مدارس کو حقارت کی نظر سے دیکھے ان کا پکا دشمن اور مخالف ہو تو کچھ تعجب انگیز نہیں۔ ورنہ دینی مدارس کے وجود سے جس محلّہ میں ہوں اس کی عزت جس شہر میں ہوں اس کی عزت، بلکہ جس ملک میں ہوں اسکی عنداللہ اور عندالناس عزت وحرمت ہے۔ کیونکہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سچا خلیفہ وجانشین ہے جو آپ کے دین کی تبلیغ وتعلیم کررہا ہے۔ تو جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذرا سی سچی محبت ہوگی اس کو بالضرور ان مدارس کے ساتھ محبت اور دلچسپی ہوگی۔ اور مدارس کے طلباء وعلماء کے ساتھ ارتباط اور الفت ہوگی، اور جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ارتباط اور الفت نہ ہوگی، اور جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جھوٹی محبت کا دعویٰ ہوگا اسکو بے شبہہ مدرسہ اور مدرسہ کے طلبا سے دلچسپی نہ ہوگی بلکہ تنفر ہوگا۔ پس ہر شخص جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی محبت کا اندازہ کرنا مدنظر ہو وہ ان مدارس کے ساتھ اپنی محبت کا اندازہ کرکے دیکھ لے جس قدر ان مدارس کے ساتھ علاقہ محبت کا ہوگا اسی قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ علاقہ محبت کا ہوگا، اس لئے کہ یہ مدارس گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں اور نائب اور منیب کا عقلاء کے نزدیک ایک ہی حکم ہوتا ہے۔

''دارالعلوم دیوبند'' جو اس سلسلۃ الذہب کی سب سے اولین کڑی ہے اسکی بنیاد اور تاسیس میں بھی یہی جذبۂ اندرونی اور داعیۂ قلبی کام کررہا تھا، ''جامعہ مظاہر علوم سہارنپور'' جو اس سلسلہ کی دوسری اور اہم کڑی ہے یہاں بھی وہی اندورنی جذبات، قلبی واردات اور دل کی لگن سرگرم عمل تھی اور اس کی تاسیس کا محرک۔ عالم اسلام کے تمام مدارس اسلامیہ ودینی درسگاہیں اسی سلسلہ کی کڑی ہیں۔

**محدث جلیل، صاحب بذل المجہود حضرت اقدس مولانا خلیل احمدؒ محدث سہارنپوری مہاجر مدنی**

صدر المدرسین جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

(بحوالہ علماء مظاہر علوم سہارنپور اور ان کی علمی وتصنیفی خدمات)

# جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

بلاشبہ مدارس ومساجد عہد حاضر کے جدید چیلنجوں اور اسلام دشمن طاقتوں کے سامنے ایک مینارۂ نور کی طرح عظیم خدمت انجام دے رہے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ بوریا نشیں علماء اور بے سروسامانی کے عالم میں سرگرم مدارس اسلامیہ جملہ اسلامی سرگرمیوں کے امین اور دین واسلام کی تحفظ کے ضامن ہیں۔ ہندوستان میں دینی مدارس کا جال بچھا ہوا ہے اور سبھی علوم اسلامی کی ترویج واشاعت میں مصروف ہیں، جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ اسی سلسلے کی ایک مضبوط کڑی ہے جو ہندونیپال کے سرحدی علاقے میں دینی، اصلاحی اور تعلیمی خدمات بحسن و خوبی انجام دے رہا ہے، جس کا شمار ملک کے ممتاز اداروں میں ہوتا ہے۔ جامعۃ القاسم کا قیام ۱۶ رشعبان المعظم ۱۴۰۹ھ بمطابق 25 مارچ 1989ء کو عمل میں آیا۔ جامعہ ریاست بہار کے شمال میں واقع ہے جو مسلمانوں کی کثیر آبادی والا علاقہ ہے۔ اس علاقہ میں تقریباً پچاس لاکھ مسلمان آباد ہیں لیکن تعلیمی، اقتصادی وسیاسی پسماندگی کی وجہ سے وہ بے حد غربت وافلاس اور قبائل کی سی زندگی گذارنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ غربت وجہالت کا فائدہ اٹھا کر عیسائی مشنری اور قادیانی بھولے بھالے عوام کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ افسوس کہ ایک وقت ایسا آیا جب قادیانیوں کے دام میں ہزاروں مسلمان آگئے اور اپنا عقیدہ ختم نبوت گنوا بیٹھے۔ وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے "تحریک تحفظ ختم نبوت جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ" نے "کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند" کی نگرانی میں قادیانی اور دیگر باطل طاقتوں کے خلاف زبردست مہم چلائی جس کے نتیجے میں ہزاروں لوگ تائب ہوکر راہ راست پر لوٹ آئے، یہ مہم مسلسل جاری ہے۔

جامعہ میں سال رواں مقیم طلباء کی تعداد 750 ہے جس کی مکمل کفالت جامعہ کے ذمہ ہے۔ اسی طرح قادیانیت سے متاثرہ علاقوں میں قائم جامعہ کی 23 برانچوں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد تقریباً 3050 ہے، ملت کے ان نونہالوں کی تعلیم وتربیت کے لئے 66 مخلص وتجربہ کار



اساتذہ وخدام اس ذمہ داری کو پوری تندہی سے انجام دینے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

جامعہ کی سرگرمیوں اور خدمات کا دائرہ روز بروز بڑھتا جارہا ہے جس کی وجہ سے اخراجات میں بھی غیر معمولی اضافہ ہورہا ہے۔ جامعہ کے احاطے میں 16 رہزار اسکوائر فٹ پر مشتمل ایک عظیم الشان "جامع امام محمد قاسم نانوتویؒ" (مسجد) زیر تعمیر ہے جس میں بیک وقت تین ہزار بندگان خدا نماز ادا کرسکتے ہیں۔ مسجد کی چھت کی ڈھلائی کا کام باقی ہے جبکہ مسجد سے متصل "معہد اشرف لتحفیظ القرآن الکریم"، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے نام سے منسوب اس معہد کی 10 درسگاہیں زیر تعمیر ہیں، چھت کی ڈھلائی کا کام ابھی باقی ہے۔

49 کمروں پر مشتمل "رواق مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ" کی دوسری منزل کی تعمیر کا کام مکمل ہوچکا ہے، البتہ لکڑی، وائرنگ اور رنگ وروغن کا کام باقی ہے۔ ایک لاکھ بارہ ہزار اسکوائر فٹ میں 100 ربیڈ پر مشتمل "شیخ زکریا چیریٹیبل ہاسپٹل" کا سنگ بنیاد 26 راپریل 2010 کو "پیام انسانیت کنونشن" کے موقع پر بہار کے وزیر اعلیٰ عالی جناب نتیش کمار، حضرت مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری نواسۂ شیخ الحدیث شیخ زکریا کاندھلویؒ کے ہاتھوں رکھا جاچکا ہے، اس موقع پر مولانا محمد عیسیٰ منصوری چیئر مین ورلڈ اسلامک فورم لندن، مولانا سلیم محمد کریم صدر دارالقرآن انٹرنیشنل ٹرسٹ جنوبی افریقہ، ڈاکٹر عزیز برنی گروپ ایڈیٹر روزنامہ راشٹریہ سہارا، جناب علی انور ایم پی کے علاوہ بڑی تعداد میں علماء ودانشوران اور تقریباً تین لاکھ سے بھی زائد بندگان خدا شریک تھے۔

24 ہزار اسکوائر فٹ پر مشتمل "مرکز الامام ابی الحسن علی حسنی ندوی الاسلامی" کا سنگ بنیاد 10 ردسمبر 2007 کو عالم ربانی حضرت مولانا سعید الرحمٰن الاعظمی ندوی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ہاتھوں رکھا گیا ہے، اس موقع پر مولانا محمد عیسیٰ منصوری چیئر مین ورلڈ اسلامک فورم لندن، مولانا انیس الرحمٰن قاسمی ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء ودانشوران اور 25 ہزار سے زائد دردمند حضرات موجود تھے۔

موجودہ ترقی یافتہ دور میں تعلیم کے میدان میں مسلم بچے دنیا کے سامنے پیچھے رہ جاتے

ہیں انہی حالات کے پیش نظر ارباب جامعہ نے تعمیری منصوبوں میں ''کوسی انسان کالج''، ولڑکیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے ''معہد عائشہ صدیقہؓ'' اور ''القاضی کمپیوٹر سینٹر'' کو شامل کیا ہے جو وقت کی اشد ضرورت ہے جبکہ جامعۃ القاسم کے عزائم میں کئی اہم اور دوسرے پروجیکٹ بھی شامل ہیں، جو زمانہ کے حالات کو دیکھتے ہوئے وقت کی اہم پکار ہیں۔

2010-11 میں جامعہ کا سالانہ خرچ 1,26,21,343 روپے ہوا جب کہ غیر معمولی اخراجات اور ہوش ربا گرانی کی وجہ سے 15,31,171 روپے کا قرض حسنہ بذمہ جامعہ ہے۔ اس مہنگائی کو دیکھتے ہوئے 2011-12 کا سالانہ تخمینی بجٹ ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے طے کیا گیا ہے جو صاحب جودوسخا اور باتوفیق اہل خیر کے تعاون سے اللہ رب العزت پورا کرانے والا ہے۔ لہٰذا جامعہ کے عام اخراجات اور بجٹ کی تکمیل اور تعلیمی وتعمیری منصوبوں کو پورا کرنے کے لیے آپ سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے اور گزارش ہے کہ اس دینی واسلامی مشن کو تقویت و استحکام بخشنے کے لیے ہر ممکنہ تعاون فرمائیں۔ اللہ ہمارا اور آپ کا حامی وناصر ہو۔

الحمدللہ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کو حضرت اقدس مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری مدظلہ العالی (نواسہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ، مہاجر مدنی) وامین عام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کی خصوصی توجہ وسرپرستی حاصل ہے۔

''وما تقدموا من خیر تجدوہ عند اللہ خیرا واعظم اجرا''

## جامعہ کے مشاہدین

- حضرت مولانا محمد سالم قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند (وقف)
- حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
- حضرت مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری (امین عام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور)
- حضرت مولانا محمد قمر الزماں الہٰ آبادی سرپرست بیت المعارف الہٰ آباد



- عالی جناب نتیش کمار (وزیراعلیٰ بہار)
- حضرت مولانا غلام محمد وستانوی مہتمم جامعہ اشاعت العلوم، اکل کوا، مہاراشٹر
- حضرت مولانا یعقوب اسماعیل منشی صدر مجلس تحقیقات شرعیہ، ڈیوزبری انگلینڈ
- حضرت مولانا محمد عیسیٰ منصوری چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم، لندن، یو۔کے
- حضرت مولانا سلیم محمد کریم (چیئرمین دارالقرآن انٹرنیشنل ٹرسٹ، لیڈی اسمتھ، جنوبی افریقہ)
- حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان منصورپوری ناظم اعلیٰ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا مفتی احمد دیولا مہتمم جامعہ علوم القرآن جمبوسر بھروچ، گجرات
- حضرت مولانا ابراہیم صاحب مظاہری بانی ومہتمم جامعہ قاسمیہ کھروڈ، بھروچ، گجرات
- حضرت مولانا مفتی عباس داؤد بسم اللہ صاحب مفتی جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات
- حضرت مولانا عبدالرحیم بستوی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ
- حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن شاہین جمالی چترویدی شیخ الحدیث جامعہ امداد الاسلام میرٹھ
- حضرت مولانا محمد اسلام قاسمی محدث دارالعلوم دیوبند (وقف)
- حضرت مولانا سفیان قاسمی نبیرہ حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ، سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
- حضرت مولانا مفتی امتیاز احمد میمنؒ مہتمم دارالقرآن احمد آباد، گجرات
- حضرت مولانا مفتی ثمین اشرف قاسمی امام وخطیب جامع الحبتور، دبئی
- حضرت مولانا قاری رکن الدین قاسمی صاحب استاذ تحفیظ القرآن، جامع الغریر، دبئی
- حضرت قاری محمد آصف خان، امام وخطیب سفری مسجد مسقط، سلطنت آف عمان
- حضرت مولانا عبدالغنی صاحب مانچسٹر، انگلینڈ
- حضرت قاری اسماعیل بسم اللہ صاحب بانی ومہتمم جامعۃ القرآت کفلیتہ، گجرات

- حافظ وقاری شہاب الدین صاحب (امام وخطیب مسجد العین یواے ای)
- عالی جناب علی انور صاحب (ممبر آف پارلیمنٹ)
- مولانا محمد عثمان مظاہری صاحبزادہ حضرت مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری ناظم جامعہ مظاہر علوم سہارنپور
- مولانا محمد ساجد مظاہری نواسہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ
- مولانا مفتی محمد صالح مظاہری نواسہ حضرت جی مولانا انعام الحسن کاندھلویؒ
- مولانا شمشاد احمد رحمانی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند (وقف)
- حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
- حضرت مولانا راشد قاسمی ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت جامعہ مظاہر علوم سہارنپور
- حضرت مولانا مفتی ثناء الہدیٰ قاسمی، نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار
- حضرت مولانا صغیر احمد رحمانی، رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ
- حضرت مولانا سہیل احمد ندوی، معاون ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار
- حضرت مولانا نور الحق رحمانی، استاذ المعہد العالی امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ بہار
- حضرت مولانا فرید الدین قاسمی، استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند (وقف)
- حضرت مولانا نسیم احمد، شیخ الحدیث جامعہ نور الاسلام میرٹھ
- حضرت مولانا عصمت اللہ رحمانی، امام وخطیب مسجد خیر ولین کولکاتہ، مغربی بنگال
- حضرت مولانا عبداللہ بخاری صاحب امام وخطیب جامع مسجد مونگیر بہار
- حضرت مولانا مفتی عقیل احمد قاسمی استاذ حدیث جامعہ حسینیہ راندیر، سورت گجرات
- حضرت مولانا مفتی عارف قاسمی استاذ حدیث جامعہ حمیدیہ پانولی بھروچ گجرات
- حضرت مولانا عبدالاحد ازہری مہتمم وشیخ الحدیث معہد ملت مالیگاؤں، مہاراشٹر

ان کے علاوہ بہت سے ملک کے ممتاز علماء اور سیاستداں جامعہ کا مشاہدہ کر کے اپنے تاثرات تحریر کر چکے ہیں۔



## جامعہ ایک نظر میں

- **سن تاسیس جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ:** ۱۶ رشعبان ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۵ رمارچ ۱۹۸۹ء

| | | | |
|---|---|---|---|
| ٹرسٹ رجسٹریشن نمبر | 22473 | کل تعداد طلبہ مع شاخ | 3800 |
| تعداد طلبہ شاخ | 3050 | جامعہ میں مقیم طلبہ | 750 |
| امدادی طلبہ | 710 | شاخ جامعہ | 23 |
| اساتذہ وملازمین | 66 | تعداد کتب لائبریری | 28500 |
| ترجمان جامعہ | ماہنامہ معارف قاسم جدید دہلی | شعبہ ناظرہ قرآن کریم مع تجوید | |
| شعبہ تحفیظ القرآن الکریم | | پرائمری اسکول (ا تا ۵) | |
| شعبہ ابتداء عربی تا ہفتم (مشکوٰۃ وجلالین) | | ڈپلوما ان فنکشنل اردو لنگویج (منظور شدہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان) | |
| شعبہ افتاء وقضاء | | شعبہ تحقیق وتخصص | |
| شعبہ مکاتب قرآنیہ | | انجمن اصلاح اللسان | |
| انجمن النادی العربی | | شعبہ مالیات | |
| شعبہ مطبخ | | شعبہ نشر واشاعت | |
| شعبہ تعمیر مساجد | | شعبہ تعمیرات | |
| شعبہ اصلاح معاشرہ | | شعبہ دعوت وتبلیغ | |
| شعبہ خدمت خلق وریلیف | | شعبہ تحریک تحفظ ختم نبوت | |
| شعبہ تحریک پیام انسانیت | | شعبہ میڈیکل کیمپ | |
| شعبہ اوقاف | | القاضی کمپیوٹر سینٹر | |

# ترانۂ جامعہ

ہم صبح درخشاں، ابرکرم، ہم فصل بہاری، بادچمن
ہم زینت بزم عالم ہیں، آباد ہے ہم سے یہ گلشن

شبنم کی طرح شفاف ہیں ہم، پھولوں کی طرح شاداب ہیں ہم      کھل جاتی ہیں راہیں جس سے، وہ فکر ونظر کا باب ہیں ہم
اسلام کی خدمت کرنے کو بے چین ہیں ہم، بے تاب ہیں ہم      ہم راہِ محبت کے رہ رو، ہم شمع وفا کے پروانے
ہم علم و ادب کے شیدائی، ہم حسنِ عمل کے دیوانے      ہم دیوانے، ہم مستانے، ہم دشتِ جنوں کے فرزانے
یہ جامعہ اپنا گلشن ہے، ایمان و یقیں کی جنت ہے      ہر صبح یہاں کی راحت ہے، ہر شام یہاں کی رحمت ہے
یہ حسنِ عمل کا ثمرہ ہے، اخلاص کی نکہت و برکت ہے      یہ فکر و نظر کا گہوارہ، ہر فرد یہاں کا سیارہ
فطرت نے اِسے وہ روپ دیا، بھاتا ہے یہاں کا نظارہ      قدرت نے سنوارا ہے جس کو، ہر زرہ یہاں کا مہہ پارہ
یہ علم و ہنر کی بستی ہے، اس بستی کے معمار ہیں ہم      ہم بادۂ وحدت پیتے ہیں، سرمستی میں ہشیار ہیں ہم
ہشیار ہیں ہم، بیدار ہیں ہم، خوددار ہیں ہم      یہ وادی حضرت قاسمؔ ہے کھل تا ہے جنوں کا باب یہاں
ہے فکر مونگیریؔ کا مرکز، ہر علم و ادب شاداب یہاں      الیاسؔ کی نسبت رکھتے ہیں، سیکھے ہیں سبھی آداب یہاں
ہر صبح سعادتؔ کی کرنیں، ہر زرہ یہاں کا نورانی      تنویر میں ہیں جو رشکِ قمر وہ مفتی حضرت عثمانیؔ
چلتی ہے یہاں جن کے دم سے ہر صبح ہوائے ایمانی      ہے دعا فیصلؔ کہ اب پھولے پھلے یہ گلستاں
اور ہر اِک فرد نکلے بن کے اس سے باغباں      گر قبول افتد زہے عز و شرف رب جہاں

ہم صبح درخشاں، ابرکرم، ہم فصل بہاری، بادچمن
ہم زینت بزم عالم ہیں، آباد ہے ہم سے یہ گلشن

نتیجہ فکر: حضرت مولانا محمد خالد فیصل ندوی غازی پوری
استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ



# جامعہ کی مطبوعات

| نام کتاب | مصنف | مرتب |
|---|---|---|
| مقامات مقدسہ | حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند) | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| زکوٰۃ اوراس کا مصرف (اردو/انگریزی) | امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| خطبہ حجۃ الوداع (اردو/انگریزی) | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| قاضی مجاہدالاسلام حیات وخدمات نمبر | مدیراعلیٰ | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| سیرت النبی نمبر | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| مسلم پرسنل لانمبر | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| پیام انسانیت نمبر | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| رمضان کریم نمبر | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| قرآن کریم نمبر | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| مجاہد کی للکار | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی | |
| قرآن کریم کا اعجاز اوراس کی حقیقت (اردو/انگریزی) | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی | |
| ہندوستان میں مدارس اسلامیہ (اردو/انگریزی) | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی | |
| اسلام اورامن وآشتی، اردو/انگریزی (زیرطبع) | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی | |
| قادیانیت کی حقیقت (اردو/انگریزی/ہندی) | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی | |
| اسلام اور قادیانیت عقائد کی روشنی میں | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| مجموعۂ رسائل حضرت علامہ نور محمد خان ٹانڈویؒ | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| ہندی زبان میں کتب سیرت کا ادبی جائزہ (زیرطبع) | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| راہ عمل (زیرطبع) | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| ذکرا قائماً (20ویں صدی کے علماء گجرات کی علمی، دینی خدمات) | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| دینی مدارس ماضی، حال اور مستقبل تقاضے، چیلنجز اوران کا حل | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| قادیانیوں کو غوروفکر کی دعوت | | مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی |
| متاع زندگی مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی جہد مسلسل، تحریکات، خدمات | | ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب القاسمی |
| محمد رسول اللہ کے بعد کوئی نبی نہیں | حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی | |
| قادیانیت منظراور پس منظر | حضرت مولانا بلال عبدالحی حسنی ندوی | |
| چندنامور علماء | حضرت مولانا بدرالحسن قاسمی | عبدالقادر شمس قاسمی |
| قادیانی گروہ زندیقوں کی طرح تحریک ارتداد چلا رہا ہے | | مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری |
| قادیانیوں کی چال سے ہوشیار رہیں! | | مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری |
| قادیانیت انگریزوں کا خودکاشتہ پودا (اردو، ہندی) | | مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری |
| عام مسلمانوں کو قادیانیت کی حقیقت سمجھانے کا طریقہ (ہندی) | | مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری |
| ایمان اور کفر کی حقیقت (ہندی) | | مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری |
| قادیانیت کے متعلق علمائے اسلام اور سرکاری عدالتوں کا فیصلہ | | مولانا شاہ عالم گورکھپوری |
| قادیانی تحریروں کی روشنی میں قادیانیوں کی سیاسی وسماجی پوزیشن | | مولانا شاہ عالم گورکھپوری |
| دین اسلام سے قادیانیوں کا کوئی تعلق نہیں (ہندی) | | مولانا شاہ عالم گورکھپوری |
| تحریک تحفظ ختم نبوت اور جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ | | ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب القاسمی |
| کوسی کا تباہ کن سیلاب اور جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ | | (رپورٹ) شاہ جہاں شاد |
| شجرۂ طیبہ | | مولانا محمد شاہد قاسمی |
| منہاج الصالحین یعنی تحفۂ متسابقین | | مولانا مجتبیٰ بن احمد لولات رویدردی |
| المذاکرۃ التفسیریۃ یعنی تحفۂ مسابقات | | مفتی عبدالرحیم فلاحی |

اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر رسائل ومجلّات طباعت کے مرحلے سے گذر کر جلد ہی منظر عام پر آنے والے ہیں۔